ہفت روزہ
خدام الدین لاہور
بانی
شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی
شیرانوالہ دروازہ لاہور
۱۷ ستمبر ۱۹۸۲ء
ڈیڑھ روپیہ
یکے از مطبوعات انجمن خدام الدین لاہور
28/11

احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

عن ابن عباسؓ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لو کان لابن آدم وادیان من مال لابتغی ثالثاً ولا یملأ جوف ابن آدم الا التراب ویتوب اللہ علی من تاب۔ متفق علیہ۔

ابن عباسؓ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اگر آدم کے بیٹے کے لئے دو بارانی نالے مال کے ہوں تو تیسرے کی بھی خواہش کرے گا اور آدم کے بیٹے کے پیٹ کو سوائے مٹی کے اور کوئی چیز نہیں بھرتی اور جو توبہ کرے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے۔

عن ابن عمرؓ قال اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ببعض جسدی فقال کن فی الدنیا کانک غریب او عابر سبیل وعد نفسک فی اھل القبور۔ رواہ البخاری

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے جسم کے کسی حصّہ کو پکڑ کر فرمایا۔ دنیا میں اس طرح رہ گویا کہ تو مسافر ہے۔ اور اپنے آپ کو مُردوں میں شمار کر۔

عن سعدؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یحب العبد التقی الغنی الخفی (رواہ مسلم)

سعدؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ پرہیزگار آسودہ حال اور چھپ کر رہنے والے بندے کو پسند کرتا ہے۔

عن ابن عمرؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا حسد الا علی اثنین رجل اتاہ اللہ القرآن فھو یقوم بہ اناء اللیل واناء النھار ورجل اتاہ اللہ مالاً فھو ینفق منہ اناء اللیل واناء النھار (متفق علیہ)

عبداللہؓ بن عمرؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دو شخصوں پر حسد (یعنی رشک) کرنا جائز ہے ایک وہ جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کا علم عطا فرمایا ہے اور وہ قرآن پر رات اور دن عمل کرتا ہے دوسرا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا ہے وہ اسے رات اور دن اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتا ہے۔

عن ابن عباسؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدخل الجنۃ من امتی سبعون الفاً بغیر حساب ھم الذین لا یسترقون ولا یتطیرون وعلی ربھم یتوکلون۔ (متفق علیہ)

عبداللہؓ بن عباسؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری امّت میں سے ستّر ہزار بلاحساب بہشت میں داخل ہوں گے۔ وہ وہ لوگ ہیں جو نہ جھاڑ پھونک (کرتے ہیں) اور نہ شگون بد لیتے ہیں اور اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں۔

ہفت روزہ
خدام الدین
لاہور پاکستان
جلد ۲۸ شمارہ ۱۱
جمعۃ المبارک ۲۸ ذی قعدہ ۱۴۰۲ھ
رئیس الادارہ
شیخ التفسیر حضرۃ مولانا عبید اللہ انور مدظلہ
مجلس ادارت
مولانا محمد اجمل قادری
محمد سعید الرحمٰن علوی
ظہیر میر۔ ایم اے، ایل ایل بی
دفاتر
کراچی: انجمن خدام الدین بلڈنگ، پہلی چورنگی ناظم آباد، کراچی ۲۱۱۴۴۲
لاہور: خدام الدین مرکز، اندرون شیرانوالہ دروازہ، فون ۶۴۹۱۴
بدل اشتراک
سالانہ ۶۵ روپے
ششماہی ۳۳ روپے
سہ ماہی ۱۷ روپے
فی پرچہ ڈیڑھ روپیہ
سالانہ خریداری برائے غیر ممالک
سعودی عرب ۲۰۰ روپے
کویت، او مان، شارجہ، دوبی، اردن، شام ۲۴۰ روپے
انگلینڈ، یورپ ۲۹۰ روپے
امریکہ، آسٹریلیا، کینیڈا ۳۶۵ روپے
افریقہ (بذریعہ ڈاک) ۳۰۵ روپے
ہندوستان، افغانستان ۱۶۰ روپے
ناشر: مولانا عبید اللہ انور، طابع ...

یہ دست درازیاں

لاہور ہائی کورٹ کے فاضل جج جناب جسٹس سعید الرحمٰن صاحب کی اقامت گاہ پر سکوٹر سوار لوگوں کی کارروائی کا علم سارے ملک کو ہو چکا ہے اور یہ بات بھی سامنے آ چکی ہے کہ اس غنڈہ گردی کے نتیجہ میں ایک غریب محافظ اپنی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھا اسکی اہلیہ کا سہاگ اجڑ گیا اور بچے یتیم ہو گئے نہ معلوم اور کون کون اس کی موت کی المناکی کا شکار ہوا ہو گا؟

اس سے قبل اس نوع کی کئی خبریں سامنے آئیں۔ مثلاً جی، پی، او کراچی میں ڈاکہ، جی، پی، او لاہور، واپڈا ہاؤس اور ایوانِ اوقاف سے متصل ایک بلڈنگ میں آگ کا بھڑکنا، اور ہر جگہ ریکارڈ روم کا متاثر ہونا ــــ جہاں بھی آگ بھڑکی وہاں سرکاری خبر یہی آئی کہ بجلی کی تاروں میں گڑبڑ کا شاخسانہ ہے ــ ظاہر ہے کہ اس قسم کی تاویل جسٹس صاحب کی اقامت گاہ کے متعلق مشکل تھی ورنہ شہ دماغ کوئی کارنامہ یہاں بھی سرانجام دیتے۔

کہنا یہ ہے کہ دست درازیوں کا سلسلہ دراز تر ہے۔ پچھلا دور جسے ہر کوئی تاریک کہتا ہے لیکن اس تاریک دور کے بعد کیا فرق پڑا؟ واقعات گنوانے کا فائدہ نہیں اصل مسئلہ حالات کی اصلاح کا ہے ــــ زبان اور دل آپس میں جب رفیق نہیں ہوتے ــــ زبان پر کلمات خیر ہوتے اور دل میں چور چھپا ہوتا ہے تو اسی قسم کے نتائج سامنے آتے ہیں، گھٹن کی فضا ختم ہو اس کے بعد جو گڑبڑ گھاس کے

ساتھ نرمی نہ ہو۔ مشکل یہ ہے کہ ہر چور اچکے کے سرپرست اور سفارشی موجود رہتے ہیں۔ اور ان کے لمبے ہاتھ ہر چور ڈاکو کو بچا لے جاتے ہیں۔ اور اب مختلف دفاتر میں واقع ہونے والے یہ واقعات اور ریکارڈ روم کا متاثر ہونا اس کا سبب وہ آرڈیننس بھی ہو سکتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں "افسر شاہی" کا اپریشن مطلوب ہے اور کسی حکم کی کوئی اپیل نہیں۔

ظاہر ہے کہ "افسر شاہی" اس ملک کی مؤثر ترین جماعت ہے۔ بڑے سے بڑا حکمران اس کا محتاج ہے اسے چھیڑ کر کوئی سکھ کا سانس کیسے لے سکتا ہے؟ اور پھر جو انداز ہے وہ بہر حال غلط ہے — بالعموم شریف لوگ تطہیر کا شکار ہو جاتے ہیں اور گندے انڈے اپنے خونی جباڑوں اور ظالمانہ ہاتھوں سے جوں کے توں رہتے ہیں — یحییٰ خان نے زبردست تطہیر کی، بھٹو صاحب نے کی لیکن فائدہ؟ ایک افسر کو آپ نے چلتا کیا لیکن افسر شاہی کے دوران جو اس نے ہاتھ رنگے اس کا کیا ہوا؟

ہماری درخواست ہے کہ اس آرڈیننس میں ترمیم ہو چھوٹے بڑے کی رعایت نہ ہو، افسروں کی تحقیق کے لئے افسر نہیں عوام کے قابل اعتماد لوگ لئے جائیں، باقاعدہ چارج شیٹ کے بعد کارروائی ہو صفائی کا حق ہو اور صفائی کے بعد جو مجرم ثابت ہو جائے اس کی جائیداد ضبط کر کے ہر شہر کے مرکزی چوک میں ایک پنجرہ بنا کر اس افسر کو اس میں ڈال دیا جائے ایک ہفتہ تک اس حال میں انہیں رکھا جائے، لوگ ان تماش بینوں کا ایک ہفتہ تک تماشہ دیکھیں پھر دیکھیں کہ اصلاح ہوتی ہے یا نہیں؟ ہمیں اپنی تجویز پہ اصرار نہیں ہم تو دست درازیوں کو روکنے کی درخواست کرتے ہیں اور صرف اتنا عرض کرتے ہیں کہ آج مارشل لائی دور میں یہ ہو رہا ہے تو کل کیا ہوگا؟

مجرموں کو پکڑیں، ان کے سرپرستوں کو پکڑیں اور کسی سے رعایت نہ برتیں — اسی میں آپ کا بھلا، اسی میں ملک و قوم کا بھلا — خدا اپنا بھلا سوچنے کی توفیق دے۔

ان سطور کی کتابت کے کے بعد اربن ٹرانسپورٹ کے ایک لاہوری ڈپو کی خبر سامنے آئی۔ ایک دو نہیں ۳۹ بسیں جل گئیں — لاکھوں کا نقصان ہوا — خبر ہے کہ دو سو نئی اور پرانی بسیں بچا لی گئیں — ماشاء اللہ — بڑا کارنامہ سرانجام دیا کہ اتنی بسیں بچا لی گئیں — سوال یہ ہے کہ ۳۹ جل کیسے گئیں؟ اس پردہ زنگاری کے پیچھے کس "بت کافر" کا ہاتھ ہے؟ خبر میں ہے کہ اچانک آگ بھڑک اٹھی لیکن وجہ معلوم نہیں

ہم کیا عرض کریں اس "اچانک" میں کیا کیا چھپا ہے خدا نہ کرے کہ "اچانک اچانک" میں ہم کسی اور مصیبت کا شکار نہ ہو جائیں؟

اخبارات کو دیکھیں تو ہمارے "ان داتا" امریکہ سرکار کے بجٹ میں ہماری امداد کے لئے رقم نہیں، ایف ۱۶ طیاروں کی فراہمی میں تاخیر کا خطرہ ہے

بیرونی حالات یہ ہیں، اندرونی طور پر نقشہ المناک اور خوفناک — اور سوچیں کہ کیا بنے گا؟

علوی

مجلس ذکر
منعقدہ
۳ر ستمبر ۱۹۸۲ء

جذبۂ جہاد کی ضرورت

ارشادات عالیہ :- مخدومنا و مرشدنا جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبید اللہ انور دامت برکاتہم
تحریر :- خادم سلسلۂ عالیہ قادریہ راشدیہ احقر محمد عثمان غنی بی اے واہ کینٹ (حال وارد لاہور)

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم :-

اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا وَّ ھُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ ۝ (آل عمران ۹۶)

ترجمہ: بے شک لوگوں کے واسطے جو سب سے پہلا گھر مقرر ہوا یہی ہے جو مکّہ میں برکت ہے، اور جہاں کے لوگوں کے لئے راہ نما ہے"۔

بزرگانِ محترم و معزز حاضرین! اللہ تعالےٰ نے انسان کو جس مقصد کے لئے پیدا فرمایا وہ عبادت ہے۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ اکثر و بیشتر سورۂ ذاریات کی آیت ۵۶ پڑھ کر اس طرف توجہ دلایا کرتے تھے۔ ارشاد قرآنی ہے۔ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ۔

"ترجمہ:" اور میں نے جن اور انسان کو جو بنایا ہے تو صرف اپنی بندگی کے لئے"۔

آج مسلمان اسی بندگی کو بھلا بیٹھے ہیں اور اپنے مرکز سے ہٹے ہوئے ہیں۔ جس کی پاداش میں اسرائیل جیسی ذلیل قوم کے ہاتھوں ظلم و تشدّد کا مسلسل نشانہ بن رہے ہیں روحِ جہاد سے مسلسل تغافل ہے — کبھی مسلمان کے نام سے کفّار پر کپکپی طاری ہو جاتی تھی۔ نہتے مسلمانوں نے جدید اسلحہ سے بیس گنا افواج کو شکست دی۔ تاریخ اس پر گواہ ہے۔ لیکن آج ایک ارب مسلمان چھوٹی چھوٹی غیر مسلم اقوام کے سامنے ذلیل و خوار ہو رہے ہیں۔

ارشاد باری ہے :-

وَجَاھِدُوْا فِی اللہِ حَقَّ جِھَادِہٖ ط (الحج ۷۸)

ترجمہ: اور اللہ کی راہ میں کوشش کرو جیسا کوشش کرنے کا حق ہے"۔

مسلمان کا جینا مرنا عبادت ہے۔ اگر جہاد میں کام آ گیا تو شہادت کا تمغہ مل گیا، زندہ واپس آ گیا تو غازی کے لقب سے ملقّب ہو گیا۔

آج مسلمانوں کی شیرازہ بندی کی اشد ضرورت ہے تاکہ اللہ اور رسولؐ کا دین غالب ہو۔

دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ دشمنانِ اسلام کا منہ کالا کرے اور اسلام کا بول بالا کرے۔ اسرائیل جو فلسطینیوں پر مظالم ڈھا رہا ہے اللہ تعالےٰ اسے غارت کرے اور فدائین کو فتح و نصرت سے ہمکنار کرے آمین

وَ اٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

منتظر ہے یہ جہاں آئین پیمبرؐ کا آج
ورنہ سب بے کار ہے جمہور ہو یا تخت و تاج

خطبہ جمعہ

ضبط و ترتیب : علوی

کفر و شرک ◎ حق تعالیٰ کی بغاوت ہے

جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبید اللہ انور دامت برکاتہم العالیہ

الحمد للہ وکفیٰ وسلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد : فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم :-

ما کان للنبیّ والذین اٰمنوا ان یستغفروا للمشرکین ولو کانوا اولی قربیٰ من بعد ما تبیّن لھم انھم اصحٰب الجحیم :

صدق اللہ العظیم :——

محترم حضرات ! یہ آیت کریمہ گیارھویں پارے میں سورۂ توبہ کی ایک سو تیرھویں آیت ہے۔ اس میں حق تعالےٰ نے مسلمانوں کے لئے ایک قانون اور ضابطہ بیان فرمایا ہے جس کا مسلمانوں کے بنیادی عقائد کے ساتھ بڑا گہرا تعلق ہے بلکہ یہ بجائے خود ایک عقیدہ ہے۔ جس پر ایمان و یقین مسلمانوں کے لئے نہایت ضروری ہے۔ پہلے اس آیت کریمہ کا ترجمہ سماعت فرمالیجئے۔ پھر انشاء اللہ اس کے متعلقات عرض کئے جائیں گے۔

" پیغمبر اور مسلمانوں کو یہ بات مناسب نہیں، کہ مشرکوں کے لئے بخشش کی دعا کریں اگرچہ وہ رشتہ دار ہی ہوں۔ جب کہ ان پر یہ ظاہر ہو گیا کہ وہ دوزخی ہیں۔"

(حضرت لاہوری رح)

حاشیہ علامہ شبیر احمد عثمانی رح

مومنین جب جان و مال سے خدا کے ہاتھ پر بیع ہو چکے تو ضروری ہے کہ تنہا اُسی کے ہو کر رہیں۔ اعداء اللہ سے جن کا دشمنِ خدا اور جہنمی ہونا معلوم ہو چکا ہو محبت و مہربانی کا واسطہ نہ رکھیں، خواہ یہ دشمنانِ خدا ان کے ماں باپ چچا تایا اور خاص بھائی بند ہی کیوں نہ ہوں، جو خدا کا باغی اور دشمن ہے وہ ان کا دوست کیسے ہو سکتا ہے پس جس شخص کی بابت پتہ چل جائے کہ بالیقین دوزخی ہے خواہ وحی الٰہی کے ذریعہ سے یا اس طرح کہ علانیہ کفر و شرک پر اس کی موت آچکی ہو۔ اس کے حق میں استغفار کرنا اور بخشش مانگنا ممنوع ہے۔ بعض روایات میں ہے کہ یہ آیت آنحضرت کی والدہ حضرت آمنہ کے بارے میں نازل ہوئی — بعض احادیث میں مذکور ہے کہ آپ کے چچا ابوطالب کے حق میں اتری اور بعض نے نقل کیا ہے کہ مسلمانوں نے چاہا کہ اپنے آباء مشرکین کے لئے جو مر چکے تھے استغفار کریں اس آیت میں ان کو منع کیا گیا۔ بہر حال شانِ نزول کچھ ہو حکم یہ ہی ہے کہ کفار و مشرکین کے حق میں جن کا خاتمہ کفر و شرک پر معلوم ہو جائے استغفار جائز نہیں۔

تنبیہ

حضورؐ کے والدین کے بارہ میں علمائے اسلام کے اقوال مختلف ہیں بعض نے ان کو مومن و ناجی ثابت کرنے کے لئے مستقل رسائل لکھے ہیں۔ اور شرّاح حدیث نے محدثانہ و متکلمانہ بحثیں کی ہیں۔ احتیاط و سلامت روی کا طریقہ اس مسئلہ میں یہ ہے کہ زبان بند رکھی جائے اور ایسے نازک مباحث میں خوض کرنے سے احتراز کیا جائے حقیقت حال کو خدا ہی جانتا ہے اور وہ ہی تمام مسائل کا ٹھیک ٹھیک فیصلہ کرنے والا ہے۔

محترم حضرات ! ترجمہ اور تفسیری حاشیہ سے یہ بات کافی حد تک واضح ہو گئی ہے کہ کسی مسلمان حتیٰ کہ پیغمبر کو بھی یہ اجازت نہیں کہ وہ کسی مشرک کے لئے اللہ کے حضور بخشش و مغفرت کی دعا کرے خواہ شرک میں مبتلا شخص ان کا قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو —— یہ مسئلہ اپنی جگہ بڑا واضح ہے کہ کسی انسان کو ہدایت دینا یا نہ دینا اللہ تعالےٰ کے اختیار میں ہے اور من یھدہِ اللہ فلا مضل لہٗ و من یضللہ فلا ھادی لہٗ کہ جس کو اللہ تعالےٰ ہدایت نصیب فرمائیں اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے اللہ تعالیٰ گمراہ کر دیں اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔

صحیح بخاری کی روایت ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ابوطالب موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا ہوئے تو سید کائنات علیہ السلام ان کے پاس تشریف لائے اور انہیں اسلام قبول کرنے کی تلقین کرتے ہوتے یہاں تک فرمایا کہ چچا! آپ میرے کان میں ہی کلمہ پڑھ لیں۔ تاکہ قیامت کے دن میں آپ کی مغفرت کے لئے حق تعالےٰ سے گفتگو تو کر سکوں —— یعنی حضور علیہ السلام کے قلب مبارک میں یہ خواہش بڑی شدت کے ساتھ موجود تھی کہ ابوطالب ایمان لے آئیں۔ لیکن پاس بیٹھے ہوئے لوگوں میں سے ابوجہل وغیرہ نے کہا —— ابوطالب! دیکھنا آخری وقت ہیں اپنے آباء و اجداد کا مذہب نہ چھوڑ بیٹھنا۔ چنانچہ ابوطالب کو توفیق نصیب نہ ہوئی اور وہ عقیدۂ کفر و شرک پر ہی فوت ہو گئے۔ تو حضور علیہ السلام کے دل پر فطری اور طبعی رنج موجود تھا اور آپؐ افسوس زدہ تھے کہ کاش، چچا ایمان قبول کر لیتے تو خداوند کریم نے اپنے نبیؐ کے دل سے یہ اثر ختم کرنے کے لئے ارشاد فرمایا، کہ انک لا تھدی من احببت ولٰکنّ اللہ یھدی من یشاء۔ میرے پیغمبر! آپؐ کسی کو ہدایت دینا چاہیں تو نہیں دے سکتے کیونکہ یہ اختیار ہم نے اپنے قبضہ قدرت میں رکھا ہے اور ہم جس کو چاہتے ہیں ہدایت نصیب کر دیتے ہیں۔ یعنی ہدایت و گمراہی تو بہر طور خدا کے قبضہ میں ہے تاہم کسی کافر و مشرک کے لئے اس کی زندگی میں ہدایت کی تمنا کرنا اور اس کے لئے حق تعالےٰ سے دعا کرنا ہرگز منع نہیں بلکہ گمراہوں کو ہدایت کی طرف لانے کی عملی جد و جہد اور اس کی تمنا بذاتِ خود ایک نیکی ہے اور بہت بڑی نیکی ہے! لیکن جب کوئی آدمی زندگی کے آخری لمحات تک بھی ایمان کی دولت سے محروم رہتا ہے، اور شرک میں مبتلا رہتے ہوئے مر جاتا ہے تو اس کے لئے اللہ تعالےٰ کا واضح فیصلہ یہ ہے کہ وہ عذاب جہنم کا مستحق ہے۔ اور اس کے لئے حق تعالےٰ سے معافی کی کوئی گنجائش نہیں اس لئے حق تعالےٰ کی بارگاہ میں اس کی مغفرت و بخشش کی دعا مانگنے کی نہ کسی عام مسلمان کو اجازت ہے اور نہ ہی نبی اور پیغمبر اس کا مجاز ہے۔

محترم حضرات! اس واضح حکم کے بعد حق تعالےٰ نے ساتھ

ہی ایک اشکال کا جواب بھی مرحمت فرمایا۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ قرآن میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کے متعلق یہ صراحت موجود ہے کہ وہ شرک کا عقیدہ رکھتا تھا۔ اور آخر تک اس پر قائم رہا لیکن قرآن میں یہ بھی موجود ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایک موقع پر یہ دعا مانگی کہ واغفر لابی، اے اللہ! میرے والد کی مغفرت فرما۔ تو اگر حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے مشرک باپ کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں تو ہمارے لئے بھی اس کی گنجائش ہونی چاہیئے کہ ہم اپنے رشتہ داروں کے لئے بارگاہِ ایزدی میں درخواست کر سکیں۔ تو اللہ تعالےٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ وما کان استغفار ابراھیم لابیہ الاعن موعدۃ وعدھا ایاہ فلما تبیّن لہٗ انہ عدوٌّ للہ تبرّأ منہ۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اپنے باپ کے لئے استغفار کرنا صرف اسی وعدے کی وجہ سے تھا جو انہوں نے اپنے باپ سے کر رکھا تھا لیکن جب ان پر واضح ہو گیا کہ وہ اللہ کا دشمن ہے تو انہوں نے اس سے بیزاری کا اظہار کر دیا ——— یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تو اپنے باپ سے وعدہ کیا تھا کہ میں تمہارے لئے اپنے رب سے بخشش طلب کروں گا اور اس وعدے کو پورا کرنے کے لئے ہی ایسا کرتے رہے لیکن جب آپ کا والد اسی حالت میں مر گیا اور اسے توبہ کی توفیق نصیب نہ ہوئی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام پر واضح ہو گیا کہ اس کی موت مشرکانہ عقائد پہ واقع ہوئی ہے تو آپ نے بیزاری کا اظہار کیا اور پھر کبھی بھی اس کے لئے دعائیہ کلمات ادا نہ کئے۔

محترم حضرات! حضرت ابراہیم علیہ السلام سے متعلق اس آیت کریمہ سے بھی یہی بیان کرنا مقصود ہے کہ کافروں اور مشرکوں کے لئے ان کی زندگی میں ہدایت کی دعا تو درست ہے لیکن ان کے مرجانے کے بعد کسی طرح کی بھی مغفرت نہیں مانگی جا سکتی۔ کیونکہ شرک کا ارتکاب کرنے کی وجہ سے وہ حق تعالیٰ کی لازوال اور حقیقی حکمرانی کے باغی رہے ہیں اور انہیں اس پر کبھی ندامت بھی محسوس نہیں ہوئی۔ اب اُن کا معاملہ براہ راست مالک حقیقی کے ساتھ ہے وہ جو سلوک چاہے ان کے ساتھ روا رکھے۔

جس طرح دنیا میں کسی باغی کی سفارش بجائے خود ایک جرم اور بغاوت کی حوصلہ افزائی و پشت پناہی کے برابر ہے، اسی طرح خداوند قدوس کی بغاوت کا مجرم اس قابل نہیں کہ اس کی سفارش کی جائے ——— اس لئے حق تعالےٰ نے بڑے واضح حکم کے ذریعہ اس مسئلہ کو بیان فرما دیا تاکہ مسلمان اس معاملہ میں خدا تعالےٰ کی ناراضگی سے بچ سکیں۔

اللہ تعالےٰ ہمیں اپنے عقائد و اعمال کو قرآن و سنت کی روشنی میں درست کرنے کی توفیق ارزانی فرمائیں۔

وما علینا الا البلاغ

ضروری اعلان

حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب رحمہ اللہ تعالےٰ سابق خطیب نیو انارکلی لاہور کی سوانح زیر ترتیب ہے۔ مولانا المحترم کے احباب، عقیدت مندوں اور ملنے والوں سے درخواست ہے کہ مرحوم سے متعلق کوئی واقعہ وغیرہ علم میں ہو تو اسے لکھ کر ارسال کریں اور اگر مرحوم کی کوئی تحریر موجود ہو تو اس کا فوٹو بھیج کر ممنون فرمائیں۔

میاں عبدالرحمٰن
خطیب جامع مسجد نیو انارکلی لاہور

محمد سعید الرحمٰن علوی

نشریہ ریڈیو پاکستان، لاہور
۵ ستمبر ۱۹۸۲ء شام سوا سات بجے

بیع فاسد

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ الہ وصحبہ ومن تبعھم الی یوم عظیم ——— اما بعد

محترم سامعین! کاروبار، خرید و فروخت وغیرہ کے لئے قرآن عزیز میں دو لفظ استعمال ہوئے ہیں ایک لفظ "بیع" جو قرآن مجید میں ۵ مقامات پر آیا ہے اس کے معنی ہیں خرید و فروخت، لین دین، بیچنا، خریدنا، اس کے ساتھ ایک اور لفظ استعمال ہوتا ہے یعنی 'شرا' ان کا فرق یہ ہے کہ سودا دے کر قیمت لینے کو 'بیع' کہتے ہیں اور قیمت دے کر سودا لینے کا نام 'شرا' ہے جبکہ کبھی کبھار یہ دونوں لفظ ایک دوسرے کی جگہ مستعمل ہوتے ہیں۔ دوسرا لفظ جو قرآن نے ذکر کیا وہ "تجارت" ہے جس کا معنی سوداگری اور بیوپار کا ہے گو کہ اس کے اور لفظ بیع کے معنی میں لفظی طور پر ذرا سا فرق ہے لیکن مفہوم کے اعتبار سے دونوں کا فائدہ یکساں ہے۔ یہ لفظ قرآن کریم میں چھ مقامات پر وارد ہوا ہے۔ بیع یعنی خرید و فروخت کی کئی اقسام ہیں ایک قسم "بیع باطل" کہلاتی ہے تو ایک قسم "بیع فاسد" ان دونوں کے احکام جدا جدا ہیں جبکہ آج کی صحبت میں "بیع فاسد" کے متعلق چند گذارشات پیش کرنی ہیں ——— مقصد سے متعلق گذارشات پیش کرنے سے قبل اس طرف توجہ دلانا ضروری ہے کہ "تجارت" ہماری اجتماعی زندگی کا ایک اہم ترین شعبہ ہے اور نسل انسانی کی ابتدا سے جو کام لوگ اپنی ضروریات کی تکمیل کی غرض سے کرتے چلے آ رہے ہیں ان میں تجارت و بیع بھی شامل ہے۔ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام میں سے متعدد حضرات کی اس معاملہ میں علمی جدوجہد ایک ثابت شدہ حقیقت ہے اور ہمارے آقا و مولا حضرت خاتم النبیین قائدنا الاعظم الاکرم محمد عربی صلوات اللہ تعالیٰ علیہ وسلامہ کی تجارتی زندگی آپ کی سیرت طیبہ کا ایک خوبصورت باب ہے۔ آپ کے اولین فیض یافتہ حضرات میں سے حضرت ابوبکر صدیق اکبرؓ حضرت عثمان غنی اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہم جیسے حضرات کی تجارتی سرگرمیاں معروف و مشہور ہیں۔ جبکہ ائمہ اربعہ میں سے مسلمانوں کی ایک بڑی جماعت کے مقتدا حضرت الامام ابوحنیفہ قدس اللہ سرہ العزیز ایک معروف ترین تاجر تھے۔ قرآن عزیز نے سورۂ بقرہ میں تجارت و بیع کو حلال فرمایا اور اس کے بالمقابل سود اور ربوا کو حرام کہا۔ احل اللہ البیع وحرم الربوا۔ حضور نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ واصحابہ وسلم نے غنا اور تونگری حاصل کرنے کے خواہشمندوں کو تجارت کرنے کی تلقین کی۔ اسی طرح ایک حدیث میں حلال کمائی کو فرائض کے بعد سب سے بڑا فرض ارشاد فرمایا۔ اسی طرح احادیث میں اس سلسلہ میں بکثرت ارشادات ہیں۔ جن سے تجارت اور خرید و فروخت کے ضمن میں مسائل سامنے آتے ہیں۔ مثلاً معاملات میں نرمی کرنے والے تاجر کے لئے آپ نے رحمت کی دعا فرمائی۔ خرید و فروخت میں زیادہ قسموں سے روکا کہ یہ جھوٹ کی علامت ہے اور اس سے برکات زائل ہو جاتی ہیں نیز کاروبار میں دھوکہ دہی اور خیانت و ملاوٹ کرنے والے متعلق فرمایا کہ اس کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں اور جو تاجر سچا اور دیانت دار ہے اس کا حشر انبیاء علیہم السلام اور صدیقین و شہدا علیہم الرحمہ کے ساتھ ہوگا ——— اس کے ساتھ ہی قرآن عزیز نے ان کاروباری لوگوں کے لئے ہلاکت و بربادی کی خبر دی جن کے لینے اور دینے کے باٹ اور پیمانے الگ الگ ہوتے ہیں نیز خدا خوفی رکھنے والے تاجروں کا ذکر سورۂ نور میں اس طرح فرمایا کہ ان کی تجارت اور خرید و فروخت کا دھندا انہیں اللہ تعالیٰ کی یاد، نماز کی ادائیگی اور زکوٰۃ سے نہ روکتا ہے نہ غافل کرتا ہے گویا ایک مخلص مسلمان اپنے وقت پر ہر کام احسن طریق سے ادا کرتا ہے اور جب وہ کاروباری مشغولیتوں میں ہوتا ہے تو خدا خوفی کا

جوہر اسے خرابیوں سے بچاتا ہے ـــــ یہ گذارشات اس بات کا تقاضہ کرتی ہیں کہ مسلمان تجارت وکاروبار میں سوچ سمجھ کر قدم رکھے، کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ سرمایہ بھی لگائے، محنت بھی کرے لیکن نتیجہ حرام خوری کی شکل میں سامنے آئے۔

علماء نے بیع کی اصولی طور پر چار قسمیں لکھی ہیں ایک تو نافذ کہلاتی ہے یعنی جو قطعی طور پر واقع ہو جائے دوسری قسم موقوف کہلاتی ہے یعنی جس میں کسی قسم کی شرط ہو اور جب تک وہ شرط پوری نہ ہو معاملہ آگے نہ بڑھے۔ تیسری قسم فاسد ہے یعنی ناقص اور چوتھی قسم باطل کہلاتی ہے یعنی بالکل غلط۔

پھر مبیع ہے یعنی وہ چیز جو فروخت شدہ ہے تو اس کے اعتبار سے بھی چار ہی قسمیں ہیں۔ جب معین چیز دوسری معین چیز کے بدلے میں ہو تو اسے مقایضہ کہتے ہیں، نقدی کی فروخت نقدی سے ہو تو اسے صرف کہتے ہیں اور جب نقدی کسی مال سے فروخت ہو تو اس کا نام سلم ہے اور جب کوئی شے نقدی سے دست بدست یا ادھار فروخت ہو تو اس کا نام بیع مطلق ہے۔

پھر قیمت کا اعتبار کیا جائے تو وہاں بھی چار قسمیں بنتی ہیں یعنی تولیہ، مرابحہ، ضیعہ اور مسالمہ۔ مال فروخت کرتے وقت یہ دیکھا جائے کہ ابتداً جو سودا کیا گیا تھا وہ کتنے میں ہوا تھا؟ اگر تو کسی کمی بیشی کے بغیر اسی قیمت پر فروخت کیا گیا تو اسے بیع تولیہ کہتے ہیں۔ قیمت خرید سے زائد پر سودا ہو تو یہ مرابحہ ہے کم پر بیچا گیا تو یہ ضیعہ ہے اور اگر قیمت خرید کا لحاظ کئے بغیر کیف ما اتفق بیچ دیا تو یہ مسالمہ ہے ـــــ اس تفصیل کی روشنی میں علماء نے بیع مخصوص کی یہ تعریف کی ہے کہ کسی مال کو مقرر طریقہ سے نقدی کے عوض فروخت کرنا۔ اور بیع عمومی کی تعریف یہ ہے کہ ایک مال کا تبادلہ دوسرے مال سے مقررہ طریقے پر کیا جائے اور مقررہ طریقہ اور قاعدہ کا مفہوم یہ ہے کہ طرفین یعنی خرید و فروخت کرنے والے ایجاب و قبول کر لیں گویا تسلیم و رضا سامنے آ جائے کہ بات طے ہو جائے اور لینا دینا کر لیا جائے۔ سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ و اصحابہ وسلم کی ذات گرامی نے تمام اصول و ضوابط کو سامنے رکھ کر کی گئی تجارت کی تعریف فرمائی۔ مسند احمد اور طبرانی کی روایت کے مطابق آپ نے ارشاد فرمایا۔

افضل الکسب بیع مبرور و عمل الرجل بیدہ۔

یعنی کمائی کا بہترین ذریعہ بیع مبرور اور ہاتھ کی محنت ہے ـــــ بیع مبرور کی تعریف حضرات علماء کرام نے یہ فرمائی ہے کہ وہ ایسی تجارت ہے جس میں خوش معاملگی ہو، سودے میں کھوٹ نہ ہو، خیانت نہ ہو اور کسی طرح اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ ہو۔ بیع کو اللہ تعالےٰ نے جو حلال قرار دیا جیسا کہ قرآن کریم کے حوالہ سے گذرا تو اس کی حکمت یہ ہے کہ اس سے لوگ باہمی فائدہ حاصل کرتے ہیں اور ایک دوسرے کی اعانت ہو جاتی ہے جس سے معاشی نظام کی درستگی کا عمل جاری رہتا ہے اور ہر شخص حتی المقدور اچھے گذر بسر کے لئے سرگرم عمل رہتا ہے ـــــ بیع کے ارکان یعنی جن کے بغیر بیع درست نہیں ہوتی تین ذکر کئے گئے ہیں ایک تو صیغہ یعنی الفاظ ایجاب و قبول۔ پھر عاقد یعنی صاحب معاملہ، پھر معقود علیہ یعنی سودے کی اشیاء ـــــ صیغہ یعنی الفاظ ایجاب و قبول سے ہر عملی اور قولی صورت مراد ہے۔ جس سے خرید و فروخت کرنے والوں کے درمیان مملوکہ اشیاء کے تبادلہ کا ثبوت ہوتا ہو اور صاحب معاملہ کے لئے باشعور ہونا، سوجھ بوجھ کا مالک ہونا۔ اپنی خوشی و رضا سے معاملہ کرنے والا ہونا ضروری ہے۔ ایک صاحب جو مجنوں ہوں یا بچے ہوں یا صاحب اختیار نہ ہوں یا انہیں خرید و فروخت کی سوجھ بوجھ نہ ہو ان کا سودا معتبر نہ ہوگا۔ جس کے تفصیلی احکامات اپنی جگہ موجود ہیں۔ اسی طرح جن اشیاء کا سودا کیا جائے ان کے لئے بھی شرائط ہیں ایک تو یہ کہ وہ چیز حلال ہو۔ اگر فروخت ہونے والی چیز یا قیمت حرام و نجس ہوگی تو سودا غلط ہوگا۔ ایک شرط یہ ہے کہ جس چیز کا سودا ہوا وہ شرعاً قابلِ استعمال ہو۔ ایک یہ کہ جو سودا کر رہا ہے وہ اس کی ملکیت ہو۔ ایک شرط یہ ہے کہ جو فروخت کرنے والا ہے وہ اس چیز کو خریدنے والے کے قبضہ میں دینے کی طاقت رکھتا ہو۔ اسیطرح ایک شرط یہ ہے کہ فریقین کو

اپنی اپنی چیزوں کا پورا پورا علم ہو۔ ایک شرط یہ ہے کہ کوئی لایعنی شرط تجارت میں نہ لگائی جائے جیسے کہ ایسی تجارت کہ یہ اونٹ سال بھر کے لئے تمہیں اتنے پر فروخت کرتا ہوں ـــــ پھر صحت معاملہ کے لئے ضروری ہے کہ فریقین منعقدہ مجلس سے الگ الگ ہونے سے قبل مال اور قیمت سنبھال کر اپنے قبضہ میں لے لیں۔ مبادا کوئی نزاع یا جھگڑے کی صورت پیدا ہو جائے۔

یہ تمام مسائل معاملات بیع سے متعلق ہیں اور اصل تفصیلات کا محض سرسری خلاصہ۔ کیونکہ صحبت امروزہ میں بعض بیع فاسد سے متعلق چند گذارشات پیش کرتی ہیں چنانچہ علماء کے نزدیک "جو بیع شریعت میں بالکل ہی غیر معتبر اور لغو ہو اور ایسا سمجھا جائے کہ گویا اس نے بالکل خریدا ہی نہیں یا اس نے بیچا ہی نہیں اس بیع کو بیع باطل کہتے ہیں" اس کا حکم یہ ہے کہ خریدار اس کا مالک نہیں ہوا وہ چیز اب تک بیچنے والے ہی کی ملکیت ہے۔ اس لئے خریدار اسے اپنے استعمال اور تصرف میں نہیں لا سکتا لیکن جو بیع ہو تو گئی ہو یعنی اپنی اصل کے اعتبار سے اس میں کچھ گڑبڑ نہ ہو البتہ کسی وجہ سے اس میں کوئی خرابی واقع ہو گئی ہو تو اس کو بیع فاسد کہتے ہیں۔" اس کا حکم یہ ہے کہ جب تک متعلقہ شے خریدنے والے کے قبضہ میں نہ جائے تب تک وہ اس کی مِلک نہیں ہوتی لیکن جب قبضہ کر لیا تو مِلک میں تو آگئی لیکن حلال طیب نہیں اس لئے اس کو استعمال میں لانا یا اس میں تصرف درست نہیں بلکہ ایسی بیع کا توڑنا واجب ہے، اگر سودا مقصود ہو تو دوبارہ بات کریں اور جس وجہ سے خرابی پیدا ہوئی یا ہو سکتی ہے اس سے الگ ہو کر صاف سیدھی شرائط پر بات کریں۔ ایسی بیع اگر کسی نے توڑی نہیں اور اسیطرح کسی دوسرے کے ہاتھ بیچ دی تو گناہ ہوگا۔ ہاں دوسرے درجہ میں خریدنے والے کے لئے اس کا استعمال اور اسے تصرف میں لانا جائز ہوگا یہ دوسری بیع درست ہوگی۔ اگر بیچنے والے نے نفع لے کر بیچا ہے تو اس کا نفع خیرات کر دے اپنے استعمال میں نہ لائے یہ بات مختصراً یوں کہی جا سکتی ہے کہ وہ شرائط و ارکان جو بیع و شرا کی درستگی کے لئے ضروری ہیں ان میں خلل آجائے تو یہ بیع فاسد ہے اور فاسد سودا بہرحال غلط اور بعض صورتوں میں حرام ہے اس سے احتراز لازمی ہے ـــــ تالاب کی مچھلیاں بیچنے کا جو دستور ہے تو یہ بیع باطل ہے چاہیئے یہ کہ مچھلیاں پکڑے ان کا شکار کرے اور اپنے قبضہ میں لانے کے بعد انہیں فروخت کرے۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی ضروری ہے کہ عام جگہوں سے مچھلیاں پکڑنے پر پابندی بھی درست نہیں۔ اور نہ یہ درست ہے کہ دوسروں سے پکڑوا کر بیچی جائیں کیونکہ اس شکل میں مالک پکڑنے والا ہوگا نہ کہ پکڑانے والا۔ زمین میں اپنے طور پر جو گھاس وغیرہ اُگتی ہے۔ اسے نہ کوئی لگاتا ہے نہ پانی دے کر سینچتا ہے تو یہ گھاس وغیرہ کسی کی مِلک نہیں ہوتی جو چاہے کاٹ لے اس کا بیچنا یا کسی کو کاٹنے سے منع کرنا درست نہیں ہاں اسکو سینچا یا کسی طرح خدمت کی تو اب حق ملکیت درست ہوگا۔ بکری یا کسی دوسرے جانور کے پیٹ میں موجود بچہ بیچنا درست نہیں۔ پورا جانور بیچنا الگ بات ہے اور اس طرح کی شرط کہ میں جانور تو بیچتا ہوں لیکن جو بچہ ہوگا وہ میرا ہوگا یہ بیع فاسد ہے۔ جانور کے تھن میں بھرا ہوا دودھ دوہنے سے پہلے بیچنا بیع باطل ہے اسیطرح بھیڑ وغیرہ کے جسم پر موجود بال کاٹے بغیر بیچنا درست نہیں۔ جو لکڑی وغیرہ کسی مکان وغیرہ میں فٹ ہو اسے نکالے بغیر بیچنا درست نہیں ممکن ہے اسے گھن وغیرہ نے اندر سے کھا لیا ہو۔ آدمی کے بال، ہڈی وغیرہ کسی چیز کا بیچنا ناجائز ہے۔ اور ان چیزوں کو اپنے کام میں لانا درست نہیں۔ خنزیر کے سوا دوسرے مردار کی ہڈی، سینگ اور بال پاک ہیں ان کو استعمال میں لانا اور انہیں بیچنا جائز ہے۔ خنزیر کی کوئی چیز تصرف میں لانا یا بیچنا درست نہیں۔ کوئی شخص کسی سے کوئی چیز اس طرح خریدے کہ نقد روپیہ ادا نہ کرے اور پھر کچھ وقت بعد کہدے کہ میں روپیہ ادا نہیں کر سکتا اپنی چیز لے جاؤ میں اتنا روپیہ البتہ تمہیں اس لئے دے دوں گا کہ میں نے کچھ وقت یہ چیز اپنے یہاں رکھی ہے تو یہ چیز غلط اور ناجائز ہے۔ کوئی شخص اس شرط پر مکان بیچتا ہے کہ ایک مہینہ تک ہم قبضہ نہ دیں گے یا اس میں خود رہیں گے یا یہ شرط کہ تم ہمیں اتنا روپیہ قرض دے دو

یا کپڑا اس شرط پر خریدنا کہ تم ہی کاٹ کر سی بھی دینا یا ایسی شرط کہ سودا ہمارے گھر پہنچا دینا یا اور اس قسم کی کوئی شرط جو شرعاً واہیات اور ناقابلِ اعتماد ہو تو اس قسم کی ہر بیع، بیع فاسد کہلاتی ہے۔

اس قسم کی شرط پر دودھ دینے والا جانور بیچنا کہ اتنے سیر یا اتنی مقدار میں دودھ دیتا ہے غلط ہے بغیر مقدار کے تعین بیچنا چاہئے۔ مٹی، چینی یا کسی اور چیز کے کھلونے جن میں تصاویر ہوں خریدنا ناجائز ہے شریعت میں ان کی کوئی قیمت نہیں کوئی انہیں توڑ دے تو کسی قسم کا تاوان توڑنے والے کے ذمہ نہ ہوگا۔ کوئی چیز از قسم اناج، گھی وغیرہ نرخ طے ہو جانے کے بعد خریدا تو اب دیکھنا یہ ہوگا کہ بیچنے والے نے تمہارے سامنے یا تمہارے وکیل کے سامنے تول کر دیا ہے یا نہیں اور یا یہ کہا کہ تم جاؤ ہم تول کر تمہارے گھر بھیج دیں گے، یا پہلے سے تول کر الگ رکھا ہوا تھا اب تولے بغیر اسیطرح اٹھوا کر دے دیا تو اب پہلی صورت یعنی سامنے تول کر دیا بالکل درست ہے گھر میں لا کر تولنے کی ضرورت نہیں۔ باقی صورتوں کا حکم یہ ہے کہ جب تک خود تول کر اپنی تسلی نہ کر لے ان کا استعمال اور انہیں تصرف میں لانا درست نہیں۔ مگر تولے بغیر اسی طرح فروخت کر دیا تو یہ بیع فاسد ہوگی۔ کسی شخص نے بیچنے سے پہلے چیز تول کر تمہیں دکھا دی اس کے بعد تم نے خریداری کر لی لیکن مالک نے سودا طے ہو جانے کے بعد دوبارہ نہیں تولا تو اس صورت میں بھی خریدار پر تولنا ضروری ہے بغیر تولے تصرف میں لانا یا استعمال کرنا درست نہیں۔ زمین اور مکان وغیرہ کے علاوہ ہر چیز باقاعدہ قبضہ میں لینا ضروری ہے بغیر قبضہ ان کا بیچنا درست نہیں کسی شخص نے دوسرے سے کوئی چیز خرید لی کچھ دنوں بعد کسی تیسرے نے دعویٰ کر دیا کہ یہ چیز تو میری ہے اس نے یونہی پکڑ کر بیچ ڈالی تھی تو مسلمان قاضی کے سامنے یہ مقدمہ جائے گا اور دو گواہ قانون شہادت کے مطابق پیش کرنا ہوں گے قاضی کے فیصلے کے بعد متعلقہ چیز اسے دینی پڑے گی اور اس سے کسی قسم کے دام لینے کا حق نہ ہوگا ہاں بیچنے والا مل جائے تو اس سے اپنے دام وصول کر لے۔ بکری گائے وغیرہ مر جائے تو ظاہر ہے کہ مردار کی بیع درست نہیں ہاں ان کی کھال وغیرہ کھچوا کر درست کروا لینا اور پھر اسے بیچ ڈالنا یا اپنے استعمال میں لانا جائز ہے۔ دو شخص کسی چیز کا سودا طے کر رہے ہوں اور کسی چیز کا ایک خاص دام پر ان کے درمیان سودا طے ہو جائے تو کسی تیسرے کے لئے جائز نہیں کہ اسی وقت دام بڑھا کر سودا لے لے اسیطرح خریدار کو یہ کہنا کہ یہ تم نہ لو میں سستے داموں یہ چیز دلوا دوں گا یہ بھی غلط ہے۔ ہاں اس مجلس میں فریقین کا سودا نہ ہو سکا تو اب تیسرا آدمی اپنا رول ادا کر سکتا ہے کوئی شخص کسی سے کوئی چیز خریدتا ہے فریقین کے باہمی تصفیہ سے معاملہ طے ہوگیا خریدار نے دام ادا کر کے سودا اپنے قبضہ میں لے لیا کہ چند روز بعد وہی چیز اسی دکاندار سے کسی دوسرے نے اس سے سستی خرید لی تو اب پہلے خریدار کو جھگڑنا درست نہ ہوگا اور اگر جھگڑ کر یا زبردستی کچھ وصول کر گیا تو یہ ظلم ہوگا۔ اسی طرح ایک شخص کاروباری ہے وہ تجارت کرتا ہے لیکن کوئی چیز کسی کے ہاتھ بوجوہ نہیں بیچنا چاہتا تو اس سے زبردستی لینا درست نہیں۔ کیونکہ وہ مالک ہے چاہے بیچے یا نہ بیچے۔ عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ صاحب جاہ و منصب لوگ اپنے جاہ و منصب کے زور پر چیزیں اڑا لیتے یا سستی لے لیتے ہیں یہ بدترین قسم کا ظلم ہے۔ کسی سے سودا خریدا جو قیمت طے ہوئی اس کے بدلے پورا پورا مال لے لیا۔ اور پھر دو چار دانے زبردستی اٹھا لئے یا حاصل کر لئے یہ درست نہیں۔ مالک اپنی خوشی سے کوئی چیز دے دے یہ الگ بات ہے اسیطرح جو دام طے ہو جائیں بعد میں ان سے کم کرانا درست نہیں مالک اپنی مرضی سے کم کر دے تو بسم اللہ۔ کسی کے گھر میں شہد کا چھتہ ہو تو وہی اس کا مالک ہوگا۔ کوئی غیر اس کو توڑنا یا لینا چاہے یہ درست نہیں اور کسی کے گھر میں کسی پرندے نے بچے دئے تو وہ صاحب خانہ کی ملک نہیں جو پکڑ لے اسی کے ہیں لیکن بچوں کو پکڑنا اور ستانا روا نہیں ـــ بیع فاسد سے متعلق ضروری احکام کا خلاصہ عرض کر دیا گیا بوقت ضرورت معاملات سے متعلق اہلِ علم سے پوچھ لینا چاہئے ـــ اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح کاروبار کی نعمت سے نوازے۔ ٭

ہمارے چند قابلِ توجہ قومی و ملی مسائل

- نظام عشر
- اسلامی معیشت
- اسلامی نظام کے نفاذ کا معاملہ
- نظامِ تعلیم
- مسئلہ افغانستان
- فرقہ واریت اور قادیانیت

۲۳ جون ۱۹۸۲ء بروز بدھ وفاقی مجلسِ شوریٰ کے بجٹ سیشن میں مولانا سمیع الحق صاحب اکوڑہ خٹک رکن وفاقی کونسل نے بجٹ پر کی گئی تقریر میں اہم قومی و ملی مسائل پر حکومت کو توجہ دلائی۔ تقریباً ایک گھنٹہ کی یہ تقریر من وعن ٹیپ ریکارڈ اور وفاقی کونسل کی مدد سے پیش ہے۔ ادارہ

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

جناب چیئرمین صاحب! میں آپ کا ممنون ہوں کہ آپ نے مجھے موقعہ دیا۔ تقریباً نو دن سے میں منتظر تھا کہ وقت ملے اور اب تو وہ صورت ہے کہ

؎ چوں دورِ خسرو آمدے درسبو نماندہ

جو اہم باتیں ہیں جو نکتے تھے مجھ سے پیشتر فاضل ارکان کہہ چکے ہیں۔ پھر اتنے دن بعد نہ وہ جوش و خروش قائم رہتا ہے۔ نہ وہ جذبہ کہ تکرار سی لگتی ہے۔ بہر حال میں چند ضروری معروضات پیش کروں گا چونکہ اعداد و شمار اور حساب کتاب ہر شخص کا موضوع ہوتا ہے۔ تو میں ان تفصیلات میں بھی نہیں پڑتا۔ مگر اسلامی نقطۂ نظر سے بجٹ کے متعلق مختصراً کچھ خیالات پیش کروں گا۔

۱۔ نظامِ عشر کا نفاذ اس سمت میں ایک نئی چیز ہے۔ جو ہمارے سامنے آئی، جو اس لحاظ سے ایک مستحسن اقدام ہے۔ کہ کچھ تو بات آگے بڑھ رہی ہے۔ اسلام میں ایک شعبۂ نظامِ معاشیات کا ہے۔ اور نظامِ مالیات کو اسلامی خطوط پر استوار کرنا بھی ایک اسلامی مملکت کا بنیادی فریضہ ہے۔ مگر اس طرح نظامِ عبادات بھی ہے۔ تو ہمیں خوشی ہے کہ الحمدللہ نظامِ مالیات کو تو اسلامی سانچہ میں ڈھالنے کے اقدامات ہو رہے ہیں مگر اس کے ساتھ ساتھ نظامِ عبادات کو بھی قائم کرنا اسے پھیلانا وہ بھی حکومت کا فریضہ ہے۔ اللہ تعالےٰ نے واٰتوا الزکوٰۃ سے پہلے اقیموا الصلوٰۃ کا حکم دیا ہے تو زکوٰۃ اور صلوٰۃ دونوں کا قیام بھی حکومت کا بنیادی فریضہ ہے۔ اس ضمن میں بعض لوگوں کی رائے یہ ہوتی ہے۔ کہ عبادات ایک نجی معاملہ ہے۔ حالانکہ عبادات کا قیام بھی حکومت کا اوّلین فریضہ ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

الذین ان مکنھم فی الارض اقاموا الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ وہاں بھی اللہ نے حکومت کی ذمہ داری قرار دی۔ صلوٰۃ سے مراد سارا نظام عبادات ہے کہ وہ بھی اس طرح لازمی ہے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دور میں کچھ لوگوں نے زکوٰۃ کی ادائیگی سے انکار کیا تو حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا واللہ لا قاتلن من فرق بین الصلوٰۃ والزکوٰۃ کہ جو صلوٰۃ اور زکوٰۃ میں تفریق کرتا ہے۔ میں ضرور اس کے ساتھ جہاد کروں گا۔ وہ صلوٰۃ کو تو مانتا ہے اور زکوٰۃ کا نظام نہیں قبول کرتا۔ اب اس سے یہ معلوم ہو گیا کہ جو نظامِ مالیات کو تو اہمیت دیتے ہیں (اور الحمدللہ خوشی کی بات ہے) اور نظامِ عبادات کو ثانوی حیثیت دیتے ہیں اور اسے عوام کی مرضی پر چھوڑتے ہیں۔ وہ بھی حضرت ابوبکرؓ کے قول کی بنا پر اسلام کے احکام کے نفاذ میں اس طرح تفریق کر رہے ہیں۔

عشر اور چند تجاویز

بہر حال نظامِ عشر کی طرف یہ پیش قدمی ایک قابلِ تعریف اقدام ہے۔ لیکن اس سلسلہ میں کچھ واضح اقدامات اور مسودات

ہمارے سامنے نہیں آئے بجٹ میں اجمالی ذکر ہے تو شاید وزیر خزانہ عشر کے بارہ میں اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کو ملحوظ رکھ کر ان قوانین کو آخری شکل دیں گے۔ اس وقت بجٹ میں ہمارے سامنے ۵٪ عشر کا مسئلہ آیا ہے۔ جبکہ عشر کے بارہ میں تفصیل ہے۔ کہ کچھ بارانی زمین ہوتی ہے اور کچھ وہ زرعی جو ٹیوب ویلوں نہروں وغیرہ کے نظام آبپاشی سے سیراب ہوتی ہے۔ تو قدرتی وسائل بارش وغیرہ سے سیراب ہونے والی زمین کی پیداوار میں عشر ہے یعنی دس فیصد اور آبپاشی نہروں والی زمینوں میں ۵ فیصد یعنی نصف العشر اور یہاں صرف نصف العشر کو نافذ کیا گیا۔ اب اگر یہ خیال ہے کہ آدھا عشر ہم نے زمین کے مالک کی مرضی پر چھوڑ دیا کہ وہ از خود جسے چاہے ادا کر دے تو یہ ایک اچھی بات ہے۔ اور احادیث میں اس کی گنجائش ہے کہ مالک اپنی مرضی سے دے دے۔ لیکن اس حساب سے تو بارانی زمین والا عشر ۵٪ بن جاتا ہے۔ لیکن آبپاشی نظام کے تحت جو زمینیں سیراب ہوتی ہیں اور ان پر اخراجات آتے ہیں تو ان پر بھی ہم نے نصف العشر ۵ فیصد لگا دیا تو یہ تو ہم نے گویا سارا عشر ان سے لے لیا پھر انہیں از خود ادا کر سکنے کی رعایت نہ ملی۔ گویا سو من میں ایسی زمینوں میں ٹوٹل حق پانچ من ہے۔ دس من نہیں اب اگر انہیں بھی آپ اختیار دیتے ہیں کہ آدھا وہ خود ادا کر سکیں تو ان پر ڈھائی فیصد یعنی ڈھائی من لگنا چاہیئے تھا۔ یہ اگر صرف بارش سے سیراب ہونے والی زمینوں کا حکم ہوتا تو پھر تو ۵ فیصد صحیح تھا کہ باقی ۵ فیصد وہ خود ادا کر دیتا۔ پھر بجٹ میں عشر سے ۲۵ فیصد اخراجات منہا کرنے والی بات بھی ہے تو بارانی پیداوار پر چونکہ اخراجات آبپاشہ ٹیوب ویل وغیرہ کے نہیں ہوئے۔ تو پہلے سے اللہ تعالیٰ نے دس فیصد لگا دیا کہ بغیر زیادہ محنت اور اخراجات کے اسے گھر بیٹھے غلہ اور پیداوار حاصل ہوا پھر ایسی پیداوار سے ۲۵٪ منہا کرنا سمجھ میں نہیں آتا اور جو ٹیوب ویلوں نہروں وغیرہ سے سیراب ہو رہے ہیں۔ ان کو اخراجات کے عوض پہلے سے اللہ تعالےٰ نے ۵٪ کی چھوٹ دے دی ہے۔ بہر حال اس مسئلہ کو پورا واضح کر دینا چاہیئے اور علماء و فقہاء کی آراء و سفارشات کی روشنی میں آخری شکل دینی چاہیئے کیونکہ ایک خالص دینی اور فقہی معاملہ ہے۔ اتنی گنجائش احادیث سے بھی نکل سکتی ہے کہ حضورؐ نے فرمایا:

اذا خرصتم فخذوا۔ اگر تخمینہ لگاتے ہو تو لگا لو۔ مگر آگے فرمایا فدعوا الثلث ⅓ حصہ چھوڑ دو۔ وان لم تدعوا الثلث فدعوا الربع۔ اگر ⅓ کو نہیں گھٹاتے ہو تو ¼ گھٹا دو اس حدیث کے بارہ میں احناف اور امام ابوحنیفہؒ کی رائے تو یہ ہے کہ حضورؐ کے ارشاد کا تعلق ادائیگی عشر سے نہیں بلکہ حکومت اگر تخمینہ لگائے کہ اس کھیتی سے سو من غلہ پیدا ہوگا تو اس تخمینہ میں بھی گنجائش رکھے۔ کیونکہ فصل کے خراب ہو جانے کا، پھل کے ضائع ہو جانے کا امکان ہے تو سو میں ۳۳٪ یا ۲۵٪ اس تخمینہ میں کم لگا لو اور امام مالکؒ وغیرہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کا تعلق اخراجات سے ہے۔ کہ یا ⅓ فیصد یا ¼ فیصد اخراجات کے منہا کر دو۔ بہر حال اس معاملہ کو وزیر خزانہ صاحب ملحوظ رکھیں تو بہتر ہوگا۔

دوسری بات یہ ہے کہ اکثر ائمہ کے ہاں عشر دینے والے کو اختیار ہے کہ وہ عشر قیمت کی شکل میں دے یا جنس کی ادائیگی کرے۔ اگر سو من میں دس من غلہ دینا چاہے تب بھی جائز ہے اور اگر دس من کی قیمت ادا کرے تب بھی اس کو اختیار ہے۔ تو یہاں بھی یہ صورتحال وضاحت طلب ہے اگر اختیار ہے تو بہتر ورنہ اختیار ہونا چاہیئے۔ نقدی کا پابند کرانا مناسب نہیں کہ اکثر زمینداروں نے فصل فروخت نہ کی ہو تو ان کے لئے نقد ادائیگی مشکل ہو جاتی ہے اس وجہ سے شریعت نے اختیار دیا کہ وہ نقدی دے یا جنس دے۔

تیسری بات یہ ہے کہ عشر سے حاصل کردہ آمدنی اگر حکومت کسی ایک علاقہ سے حاصل کر کے دوسرے علاقہ میں خرچ کرنا چاہے تو اس کا بھی جواز ہے۔ مگر افضل اور مستحب یہی ہے کہ جس علاقہ سے عشر حاصل کیا جائے اُسے اولاً اُسی علاقہ کے مستحقین اور فقراء میں تقسیم کر دیا جائے تو حکومت اس بات کو بھی ملحوظ رکھے کہ حکومت جن علاقوں سے عشر لیتی ہے

اُسے پہلے اُسی علاقہ کے مصارفِ عشر میں خرچ کر دے اس طرح اجناس کے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے اور نقل وحمل کی دشواریاں بھی نہیں پیدا ہوں گی اور فالتو اخراجات بھی نہیں آئیں گے ہاں جہاں ضرورت زیادہ ہے وہاں اختیار ہے حکومت کو کہ وہ اہم ضرورت کے مقامات کو منتقل کر دے مگر بہتر یہی صورت ہے۔

نفاذِ عشر میں شیعہ سُنّی تفریق

چوتھی ایک بات جو عشر کے سلسلہ میں بڑی اہم ہے۔ یہ ہے کہ یہاں بہت سے ہمارے شیعہ دوست موجود ہیں ان میں سے بعض کی مجھ سے بات بھی ہوئی ہے اور ان کی بھی یہی رائے ہے جو معتدل مزاج ہیں۔ ہاں سیاسی طالع آزما تو ہر جگہ ہوتے ہیں۔ ہم میں بھی ہیں اور لوگوں میں بھی ہیں۔ جو احکامِ شریعت کو اپنی سیاست کی طرف کھینچتے ہیں اور شریعت کو بھی سیاست کے تابع کرنا چاہتے ہیں۔ مگر یہاں کے معتدل اور سنجیدہ قسم کے افراد سادات گھرانے اور اہل شیعہ میں سے بعض نے خود مجھے کہا کہ ہم اس نظام پر تو خوش نہیں ہیں کہ جو بھی اسلام کی طرف سے پیش رفت ہو، کوئی اقدام ہو تو ہم اس سے الگ رہ جائیں تو یہاں عشر کے بارہ میں بھی فارم ڈیکلیر کرنے کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ مگر شیعہ حضرات کے ہاں بھی ایک نظامِ مالیات ہے۔ نظامِ عشر ہے اور نظامِ زکوٰۃ ہے۔ اب حکومت اگر اس سمت میں پیش قدمی کرتی ہے۔ تو یہ تو مناسب نہیں ہے۔ کہ معاشرہ کا کچھ حصہ ایسے ہر معاملہ میں پیچھے رہ جائے ہمارے ہاں عشر ہے، تو ان حضرات کے ہاں نظامِ زکوٰۃ ہے۔ جو عموماً زرعی پیداوار پر لگتا ہے گویا عشر کا نام زکوٰۃ رکھ دیا گیا ہے۔ اصطلاحات کا فرق ہے۔ اسیطرح ان حضرات کے ہاں خمس کا نظام ہے۔ کہ جو بھی آمدنی ہو نقدی یا جنس کے ذریعہ یا بزنس کے ذریعہ جس نوعیت سے بھی آمدنی ہو جائے۔ ان کے ہاں اس میں خمس واجب ہے۔ پانچواں حصہ اس سے الگ کر دیا جائے گا۔ یعنی سو من میں سے وہ بیس ۲۰ من ادا کریں گے۔ ان کے ہاں اس کے مصارف بھی متعین ہیں۔ مثلاً آلِ رسول ہیں جو خمس کے اولین مستحق ہیں۔ پھر اس کے بعد فقراء و مستحقین ہیں۔

اب اگر ہم سنیوں پر یہ احکامِ شریعت نافذ کرتے ہیں تو شیعہ حضرات چاہتے ہیں کہ اگر ہم پر یہ فقہی احکام لاگو نہیں ہو سکتے تو ان کے اپنے جو احکام ہیں مالیات کے ادائیگی کے سلسلہ میں انہیں اُس سے کیوں مستثنیٰ قرار دیا جائے؟

موجودہ صورتِ حال سے کئی خرابیاں پیدا ہو رہی ہیں ایک تو فکری یگانگت اور فرقہ وارانہ یکجہتی متاثر ہوتی ہے دنیائے اسلام میں جہاں اسلامی قوانین بھی نافذ ہیں۔ بلکہ دنیا کے کسی ملک میں بھی قوانین کی اس طرح تفریق کی مثال نہیں مل سکتی۔ پرسنل لاء اور احوالِ شخصیہ کا معاملہ تو الگ ہے۔ مگر جہاں پبلک لاء اور احوالِ عامہ کا تعلق ہے۔ ان میں کسی طرح کی تفریق اور تقسیم اور مستثنیات کی ایسی مثالیں نہیں ہیں جو یہاں قائم کی جا رہی ہیں۔ اگر یہ صورتِ حال قائم رکھی جاتی ہے۔ تو پھر ہم کم از کم یہ تو کر سکتے ہیں کہ ان کے احکام اور مسائل ان پر نافذ کر دیں۔

دوسری خرابی اس میں یہ ہے کہ یہاں اہلِ سنت والجماعت جن کی الحمد للہ ملک میں اکثریت ہے مگر دینی حس کمزور ہوتی جا رہی ہے، ہر طبقہ میں ہوتے ہیں مسلمانوں میں بھی اور سنیوں میں بھی تو لوگ ذرا سے مالی مفاد کے لئے اس رعائت سے غلط فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ مالی مفادات کے لئے دین اور ایمان بیچنا عام طور سے کوئی بات نہیں رہی۔ تو کئی ہمارے سُنّی حضرات ہوتے ہیں جو فارم ڈیکلیر کر لیتے ہیں کہ میں شیعہ ہوں تاکہ عشر سے بچ جاؤں زکوٰۃ سے بچ جاؤں۔ جیسے زکوٰۃ کے سلسلہ میں کہا جاتا ہے۔ کہ کچھ لوگوں نے فارم بھر کر دے دیا کہ میں قادیانی ہوں۔ کچھ لوگوں نے رام چند قسم کے نام لکھوا دیئے تو یہ کمزوریاں ہیں ہماری۔ تو اس گنجائش سے بھی بہت سے لوگوں کو موقع ملے گا کہ وہ جعلی فارم بھر کر اپنے آپ کو شیعہ لکھے گا تو اس سے بڑی خرابی کا انسداد اس طرح ہو سکتا ہے کہ اگر وہ شیعہ بھی بنتا ہے تو پھر بھی بچتا نہیں جو اسلامی اور شرعی مالیات ہیں وہ پھر بھی اسے ادا کرنے پڑیں گے۔ اگر سُنّی رہتا ہے تو پھر بھی نہیں بچتا۔ تو اس تبدیلئ مذہب و مسلک کی نوبت نہ آئے گی۔ تو غلط فارم بھرنے کا راستہ بند کر دیا جائے اور اگر بالفرض ایسا

ہے بھی اور اسی حالت پر یہ نظام قائم رہنا ہے۔ تو پھر واضح قوانین ہوتے چاہئیں۔ کہ اگر کسی نے جعلی طور پر فارم بھر دیا اور ثابت ہوا کہ اس نے غلط بیانی سے کام لیا ہے، ہے تو سُنّی مگر عشر و زکوٰۃ سے بچنے کے لئے شیعہ لکھوایا ہے تو اس کے لئے سخت ترین سزائیں بھی ہونی چاہئیں ایسی تبدیلیٔ مذہب و مسلک کو الحاد و زندقہ کہتے ہیں کہ شیعہ کسی مصلحت سے اپنے آپ کو سنّی کہے اور سنّی کسی مصلحت سے اپنے آپ کو شیعہ کہے۔ عیسائی اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے کسی مصلحت کی وجہ سے اور مسلمان اپنے آپ کو عیسائی کہے کسی مصلحت کی وجہ سے اس کو الحاد اور زندقہ کہتے ہیں۔ تو ہم الحاد اور زندقہ کا دروازہ اپنے ہاتھوں سے کیوں کھولتے ہیں۔

اب ایران میں بھی اسلامی حکومت ہے۔ جسے ہم لوگ اسلامی انقلاب سمجھتے ہیں اور اس کی تحسین کرتے ہیں مگر وہاں بھی کوئی ایسی مثال نہیں ہے۔ کہ پرسنل لاء کے علاوہ بھی زندگی کے تمام شعبوں میں الگ الگ قسم کے قوانین نافذ کئے گئے ہوں ہمارے سنّی بھائی وہاں موجود ہیں مگر وہ ایرانی قوانین کو لبیک کہہ کر تسلیم کر لیتے ہیں۔

بہرحال ہمارے کئی دوستوں نے جو شیعہ ہیں۔ یہ نصرت علی شاہ صاحب وغیرہ ہیں۔ نے مجھے کہا کہ ہم خمس ادا کرنے کے لئے تیار ہیں۔ دیکھئے اگر ایسا نہ ہوا تو ساری دنیا میں آخر کہا جائے گا کہ ملک میں ایک طبقہ تھا کہ جو بھی اسلام کے سلسلہ میں قدم اُٹھتا تھا تو وہ اس کے ساتھ نہیں چلتا تھا۔ نظامِ مالیات میں وہ زکوٰۃ سے کٹ گئے۔ نظام عشر میں عشر سے کٹے۔ آگے اور بھی کئی ایسی صورتیں آئیں گی۔ تو یہ نہ خود ان کے حق میں بہتر ہوگا نہ ہمارے حق میں، تو جرأتمندانہ اقدام ہو تو کچھ نہیں ہوگا۔ خود معتدل شیعہ حضرات علامہ رضی وغیرہ، نے بھی یہی رائے ظاہر کی ہے۔ کچھ نہ کچھ ہنگامہ تو ہر معاملہ میں سیاسی طالع آزما کھڑا کر دیتے ہیں۔ جو ہمارے ہاں بھی ہیں اور شیعہ حضرات میں بھی ہیں۔ بہرحال عشر کا یہ نظام صحیح اور جامع شکل میں نافذ کر دیا جائے۔ تو اس میں اللہ تعالیٰ کی مدد ہماری شامل حال ہوگی۔

اسلامی نظام اور سودی معیشت

دوسری گذارش جس کی طرف اور بھی کئی دوستوں نے توجہ دلائی ہے کہ اسلامی معیشت کا بنیادی دارو مدار جس پر اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم اور برکات موقوف ہیں وہ سودی معیشت سے اپنے معاشی نظام کو بالکل پاک کرنا ہے۔ اب ہم نے اگر عشر نافذ کر بھی دیا ہے۔ اور عشر کے ساتھ زرعی قرضے بھی چل رہے ہوں۔ جو سود پر دئے جائیں۔ زرعی ٹیکسوں کو سودی نظام بھی ہو جیسا کہ کہا جا رہا ہے کہ ۹٪ سود لے لیتے ہیں اور ڈھائی فیصد زکوٰۃ دے دیتے ہیں۔ وہاں بھی یہ چیز موجود ہے۔ کہ زکوٰۃ اور سود خلط ملط ہے۔ تو یہاں بھی جب عشر کا نظام نافذ ہوتا ہے تو تمام زراعتی لین دین اور قرضے سود سے مکمل پاک رکھے جائیں۔ لینڈ ریونیو کو ختم کر کے نیا اسلامی لینڈ ریونیو مرتب کرنا ہوگا۔ آبیانے کا مسئلہ لگان اور مالیے کا مسئلہ، اس سب پر از سر نو غور کر کے غیر شرعی اور سودی امور سے پاک کر دیا جائے۔ تاکہ عشر کے ساتھ سود کو نہ چلایا جائے۔ جیسا کہ کتا کنوئیں میں پڑا ہو تو جب تک کتے کو کنوئیں سے نکالا نہ جائے اس وقت تک کنوئیں کا پانی صاف نہیں کرا جا سکتا۔ تو جب تک یہ سودی لعنت ہماری معیشت میں موجود ہے۔ تو اس میں آپ ہزار اسلامی اقدامات کریں زکوٰۃ بھی لگائیں عشر بھی لگائیں بلکہ صدقات واجبہ کے ساتھ صدقات نافلہ بھی شامل کر دیں۔ اس کو آپ اسلامی معیشت اور اسلامی نظام نہیں کہہ سکتے جیسا کہ کوئی کنواں اس وقت تک پاک نہیں کہلا سکتا۔ جب تک سؤر اور کتا اس میں پڑا ہوا ہے۔ اور سودی لعنت کتے اور سؤر سے بھی اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین چیز ہے بے شمار چیزوں کے بارہ میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ منع ہے زنا منع ہے، شراب منع ہے، قتل نفس منع ہے۔ مگر یہ نہیں کہا کہ فاذنوا بحرب من اللہ ورسولہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں کہ میری طرف سے اعلانِ جنگ ہے، اس کے رسول کا اعلان جنگ ہے۔

خط و کتابت کرتے وقت اپنا خریداری نمبر ضرور لکھیں ورنہ تعمیل نہ ہو گی۔ (مینجر)

نتیجہ امتحان وفاق المدارس العربیہ پاکستان، ملتان

دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک				
۱	احمد چراغ دین	محمود تاج الدین	۳۳۶	الوسطیٰ
۲	احمد رحمت شاہ	مولوی نعیم شاہ	۲۴۴	ضمنی ترمذی
۳	امام محمد	دین محمد	۲۷۱	الادنیٰ
۴	امین اللہ	مولوی عبد الجبار	۲۵۰	"
۵	احسان الرحمٰن	مولوی سراج گل	۳۵۶	الوسطیٰ
۶	احمد حسن	مولوی محمد حسن	۲۹۶	الادنیٰ
۷	امیر حمزہ	فیض محمد خان	۲۴۹	ضمنی بخاری
۸	انیس الرحمان	مولوی محمد رحمان	۳۳۴	الوسطیٰ
۹	امان اللہ	مولانا محمد اسحاق	۳۰۱	"
۱۰	اختر سعید	کرامت شاہ	۳۹۱	العلیا
۱۱	انعام الرحمٰن	مولوی حافظ جمعہ گل	۲۹۸	الادنیٰ
۱۲	تحسین اللہ	عبد الرزاق	۲۶۵	"
۱۳	حسین احمد	مولانا مفتی محمد فرید	۳۰۷	الوسطیٰ
۱۴	حبیب اللہ	رحیم اللہ	۳۲۹	"
۱۶	حمد اللہ	مولانا شریف خان	۲۵۹	ضمنی بخاری
۱۷	خان محمد نیازی	حاجی شیر خان	۳۰۴	الوسطیٰ
۱۸	خلیق الرحمٰن	مولوی محمد عبد الرحمٰن	۳۱۵	"
۱۹	خیر اللہ	عبد الحکیم	۳۰۱	"
۲۲	دین محمد	شیخ امام دین	۳۰۶	"
۲۳	روح اللہ حقانی	حسین گل	۲۴۰	الادنیٰ
۲۴	سردار علی	عبد المجید	۳۱۳	الوسطیٰ
۲۵	سخی مرجان	مامین	۲۶۱	الادنیٰ
۲۶	سید سلام شاہ	مولوی سعید شاہ	۳۱۹	الوسطیٰ
۲۷	سمیع الحق	مولوی غلام احمد	۳۱۲	"
۲۸	شبیر علی خان	حاجی حیات خان	۳۱۰	الوسطیٰ
۲۹	شمس الدین	محمد امین	۲۶۸	الادنیٰ
۳۰	شہزادہ	صاحب دین	۲۶۳	"
۳۱	صاحب خان	علم خان	۲۸۷	"
۳۲	قاری عبد الجلیل	حاجی حلیم گل	۳۰۸	الوسطیٰ
۳۳	عبد الصمد	مولوی داد کریم	۲۶۲	ضمنی ترمذی
۳۴	عجب نور	گل داد	۲۷۱	الادنیٰ
۳۵	محمد عبید اللہ	مولانا سید تیمور شاہ	۳۵۳	الوسطیٰ
۳۶	عصمت اللہ	مولانا عبد الخالق	۲۸۹	الادنیٰ
۳۷	محمد ایوب	محمد حنیف	۲۸۱	"
۳۸	عبد الرحمٰن	مولوی محمد حیات	۲۵۰	ضمنی ترمذی
۴۰	عبد السلام	محمد علم	۲۶۸	الادنیٰ
۴۲	عبد الاحد	مولانا محمد علی	۳۱۲	الوسطیٰ
۴۳	عبد الصمد	عبد السلام	۳۰۶	"
۴۴	عبید الرحمٰن	مولوی محمد ایوب	۳۱۷	"
۴۵	فرید اللہ	مولوی حمید اللہ	۲۹۸	الادنیٰ
۴۶	فیض اللہ	مولوی بلوچ خان	۲۷۴	"
۴۷	فقیر نواز	حاجی جمالدار	۲۵۴	"
۴۹	فضل ربی	مولوی احمد جان	۲۵۸	"
۵۰	فضل امین	حکمت شاہ	۲۵۶	ضمنی ترمذی
۵۱	فضل غفار شاہ	دلبر شاہ	۲۸۱	الادنیٰ
۵۲	فرید الحق	شمس الحق	۳۲۹	الوسطیٰ
۵۴	گل جمال صابر	اکبر علی خان	۲۷۴	الادنیٰ
۵۵	گل محمد	مکی خان	۲۸۴	"
۵۶	گل باچا	فضل الرحمٰن	۲۶۴	"
۵۷	گلاب خان	نواب خان	۲۴۰	ضمنی ترمذی

۵۸	گلزار احمد	خادم شاہ	۲۸۰	ضمنی ترمذی
۵۹	گل فرین شاہ	زرغون شاہ	۲۴۹	الادنیٰ
۶۱	محمد سلیمان	عزیز الرحمٰن	۲۸۷	〃
۶۲	محمد جمال	گلداد شاہ	۳۰۳	الوسطیٰ
۶۳	محمد یوسف	محمد موزک	۳۲۰	〃
۶۴	محمد زمان	حاجی امان اللہ	۲۶۶	الادنیٰ
۶۵	محمد عبداللہ	بہادر	۲۶۲	ضمنی ترمذی
۶۶	محمد سردار خان	محمد یاسین	۳۱۰	الوسطیٰ
۶۷	محمد حنیف	محمد حسین	۳۲۶	〃
۶۸	معراج الدین	مولانا سمندی	۲۵۵	الادنیٰ
۶۹	محمد سعید	مولوی نور محمد	۳۶۴	العلیا
۷۰	مظہر الدین	محمد امین	۳۴۸	الوسطیٰ
۷۱	محبوب اللہ	حاجی سیف الرحمٰن	۴۴۳	العلیا
۷۲	قاضی محمد راشد الحسینی	قاضی محمد زاہد الحسینی	۳۰۹	الوسطیٰ
۷۳	محمد سرور	سردار	۲۹۴	الادنیٰ
۷۴	محمد طاہر	محمد	۳۸۰	العلیا
۷۵	محمد افضل	سید افضل	۲۸۹	الادنیٰ
۷۶	مصباح الدین	مولوی احمد الدین	۳۶۲	العلیا
۷۷	محمد قاسم	مولانا میاں داد	۲۷۶	الادنیٰ
۷۸	محمد ظاہر	محمد عنایت	۳۲۰	الوسطیٰ
۷۹	محمد عزیز	محمد خان	۲۵۲	ضمنی بخاری
۸۰	محمد حسن	حاجی عبدالحنان	۳۳۵	الوسطیٰ
۸۱	محمد انور	محمد رحمٰن	۲۷۲	الادنیٰ
۸۲	سید مبارک خان	مولوی سید وزیر	۳۳۴	الوسطیٰ
۸۳	حاجی محمود	مولوی فقیر محمد	۳۲۱	〃
۸۵	محمد داؤد خان	شیر ولی	۲۸۱	الادنیٰ
۸۶	فیضان الرحمٰن	مولوی عمر خان	۲۵۹	〃
۸۷	محمد ظاہر شاہ	فضل منان	۲۹۰	〃
۸۸	محمد مختار	آغا محمد	۳۰۱	الوسطیٰ
۸۹	مسعود جان	بخت منیر	۲۶۱	الادنیٰ
۹۰	محمد آصف	محمد عارف	۳۵۹	الوسطیٰ

۹۲	نور الباری	نور الحق	۲۸۲	الادنیٰ
۹۳	نور الحق	عبدالحق	۳۴۴	الوسطیٰ
۹۴	نصیب خان	راستہ میر	۲۷۶	الادنیٰ
۹۵	وزیر محمد	خدائے نظر	۳۳۴	الوسطیٰ
۹۶	ولی محمد حقانی	سید حبیب	۲۶۱	الادنیٰ
۹۷	یار محمد قندھاری	حاجی نظر محمد	۳۴۸	الوسطیٰ
۹۸	حافظ محمد صدیق	عبدالواقف	۳۱۱	〃
۹۹	حبیب الرحمٰن	عبدالجلیل	۲۶۳	الادنیٰ
۱۰۱	اشرف علی	حکیم خان	۳۰۵	الوسطیٰ
۱۰۲	عبدالحق	محمد خان	۳۰۴	〃

دارالعلوم سرحد پشاور

۱۰۳	عبدالوکیل	عبدالسلام	۲۵۵	الادنیٰ
۱۰۴	سید جلال الدین	سید جمال الدین	۲۹۶	〃
۱۰۵	عبدالرحیم	طالب جان	۲۵۸	〃
۱۰۷	بہادر خان	حاجی خان	۲۴۶	〃
۱۰۸	رحمت حسین	غلام حسین	۲۶۲	〃
۱۰۹	فیض الرحمٰن	سید رحیم شاہ	۲۸۵	〃
۱۱۰	خلیل الرحمٰن	قاضی عبداللطیف	۲۷۹	〃
۱۱۱	شمس الرحمٰن	سعید الحق	۲۷۵	〃
۱۱۲	فضل وہاب	فضل الرحمٰن	۳۰۵	الوسطیٰ
۱۱۳	شفیق الرحمٰن	برہان الدین	۳۱۳	〃
۱۱۴	سراج الاسلام	سید گل	۲۴۳	الادنیٰ
۱۱۵	جمال سید	محبت خان	۲۸۹	〃
۱۱۶	فضل الرحمٰن	عبدالمجید	۲۸۷	〃
۱۱۷	سید فیض اللہ	سید فیض محمود شاہ	۲۷۶	〃
۱۱۸	نثار احمد	غلام احمد	۲۹۸	〃
۱۱۹	شیر احمد	مشرف خان	۲۹۸	〃

دارالعلوم نعمانیہ اتمانزئی

۱۲۱	سیف الرحمٰن	مولوی حبیب اللہ	۳۹۴	العلیا
۱۲۳	عبدالسلام	مولوی کلا خان	۳۱۲	الوسطیٰ
۱۲۴	محمد یونس	حاجی نورک	۳۷۹	العلیا
۱۲۵	حاجی گلا نور	حاجی کجل	۳۷۹	〃
۱۲۶	سید احمد	پائندہ خان	۳۳۲	الوسطیٰ
۱۳۵	محمد ابراہیم صدیق الحق	عبدالحمید	۲۶۴	الادنیٰ
۱۳۹	عزیز الرحمٰن	قدرت علی شاہ	۲۵۷	ضمنی ترمذی
۱۴۲	شمس الحق	مولوی بزرگ جمیر	۳۰۴	الوسطیٰ
۱۴۴	فضل معبود	مولانا محمد رسان	۲۵۲	الادنیٰ
۱۴۹	سعید الرحمٰن	محمد نجیم	۲۹۲	〃

دارالعلوم اسلامیہ چارسدہ

۱۵۰	عبدالصمد	عبدالمالک	۳۴۲	الوسطیٰ
۱۵۱	عبدالرؤف	گل اکبر	۲۵۹	الادنیٰ
۱۵۳	میاں محمد	گل نور	۲۸۴	〃
۱۵۸	محمد اسرائیل	حفیظ الدین	۲۶۸	〃
۱۵۹	روح الامین	قدرت شاہ	۲۴۹	ضمنی ترمذی
۱۶۰	ساجد اللہ	فضل غنی	۳۳۹	الوسطیٰ
۱۶۱	سید محمد مبارک شاہ	سید محمد یعقوب شاہ	۳۱۰	〃
۱۶۳	ملنگ جان	جمعہ گل	۲۶۶	الادنیٰ
۱۶۴	شمس الزمان	سعید الرحمٰن	۳۶۰	العلیا
۱۶۶	محب اللہ	اعوذ باللہ	۲۷۱	الادنیٰ

مرکزی دارالقرآن نمکمنڈی پشاور

۱۶۷	محمد اسحاق	نور عالم	۲۸۵	الادنیٰ
۱۷۱	ناصر خان	ابراہیم	۲۴۵	〃
۱۷۲	رحمٰن الدین	عبدالستار	۳۳۸	الوسطیٰ
۱۷۳	محمد کریم	فضل حکیم	۲۵۲	ضمنی بخاری
۱۷۴	عبدالولی	محمد شعیب	۲۴۰	〃

۱۷۶	میاں گل	سخی	۲۵۰	ضمنی بخاری
۱۷۷	عبدالصمد	جمال الدین	۲۸۳	〃
۱۷۸	عبدالوہاب	عبدالغفار	۲۷۶	الادنیٰ
۱۷۹	محمد خان	محمد اللہ	۲۴۰	ضمنی بخاری
۱۸۰	امیر نواب	محمد اکرم	۲۴۰	〃
۱۸۲	احمد گل	محمد خان	۲۴۰	〃
۱۸۳	محمد سعادت اللہ	محمد ہاشم	۲۷۳	الادنیٰ
۱۸۵	عبدالغفور	بابا جان	۲۴۰	الادنیٰ
۱۸۶	محمد جان	سیدا جان	۳۲۶	الوسطیٰ
۱۹۱	لواء الدین	راشدین	۲۶۴	الادنیٰ
۱۹۳	عمرا خان	سراج خان	۲۴۰	〃
۱۹۴	سید حامد اللہ ہاشمی	عبداللہ جان	۲۷۴	〃
۱۹۵	عبدالغفور	نیاز محمد	۲۷۹	〃
۱۹۷	حبیب الرحمٰن	عبدالرحمٰن	۲۹۱	〃
۱۹۸	سید اکبر حسین	غیرت بیگ	۲۴۳	〃
۱۹۹	عین الدین	غوث الدین	۲۴۳	〃
۲۰۰	محمد طاہر شاہ	سید مغفور شاہ	۲۷۹	〃
۲۰۱	داؤد محمد	نیک محمد	۲۹۸	〃
۲۰۲	مشتاق احمد	محماری گل	۲۶۴	〃

حمایت الاسلام غلجی کنڈر خیل

۲۰۳	سید سکندر شاہ	سید زرین شاہ	۲۵۳	الادنیٰ
۲۰۵	یاسین گل	رحیم الدین	۲۵۶	〃

دارالعلوم عربیہ ٹل

۲۰۹	علاء الدین	شاہ محمد	۲۵۷	الادنیٰ
۲۱۱	محمد حنیف	سید گل شاہ	۲۸۳	〃
۲۱۳	عبدالعظیم	محمد امین	۲۴۵	〃
۲۱۶	گل محمد	غلام سخی	۲۴۰	〃

۲۱۷	عبدالعزیز	محمد	۲۵۵	الادنیٰ
۲۲۰	محمود خان	اکبر خان	۲۷۵	〃

جامعۃ العلوم الاسلامیہ زرگری

۲۲۵	غلام حقانی	غلام رحیم	۲۵۶	الادنیٰ

انجمن تعلیم القرآن کوہاٹ

۲۲۹	غوث ناظم	عزیز خان	۳۰۰	الوسطیٰ
۲۳۰	عبدالقیوم	رئیس خان	۳۰۸	〃
۲۳۱	طاہر شاہ	میرسند شاہ	۲۷۸	الادنیٰ
۲۳۲	محمد جبرائیل	ہمیش گل	۲۵۲	〃
۲۳۳	محمد خان	عبدالحکیم	۲۹۷	〃
۲۳۴	گل انار	فیض محمد	۲۵۰	〃
۲۳۵	محمد شاہ	صفت شاہ	۲۴۶	〃
۲۳۶	محمد رسول	حکیم گل	۳۱۰	الوسطیٰ
۲۳۷	جان میر خان	عبدالمیر خان	۲۴۷	ضمنی ترمذی
۲۳۸	محسن شاہ	فقیر گل	۳۰۲	الوسطیٰ
۲۳۹	عبدالباری	محمد کریم	۳۲۹	〃
۲۴۰	نعمت اللہ	عثمان	۲۷۹	الادنیٰ
۲۴۲	عید محمد الخدامی	گل خان	۳۰۹	الوسطیٰ
۲۴۳	حضرت خان	سمندر	۲۵۹	الادنیٰ
۲۴۵	میاں خان	حاجی بازی	۳۱۶	الوسطیٰ
۲۴۷	مختار الدین	فضل الرحمٰن	۳۳۸	〃
۲۵۰	محمد نواز	خان گل	۳۰۸	〃

دارالعلوم مئہ (سوات)

۲۵۱	احمد سعید	نعمت اللہ	۳۳۳	الوسطیٰ
۲۵۲	عبدالشکور	غلام احمد	۳۳۶	〃
۲۵۳	حبیب النبی	نورسم	۳۳۳	الوسطیٰ
۲۵۴	احمد ولی	احمد علی	۲۷۷	ضمنی بخاری
۲۶۰	محمد امین	عنایت اللہ	۲۵۱	الادنیٰ
۲۶۱	محمد زمان	عبدالرزاق	۲۸۵	〃
۲۶۲	غلام حق	عبدالمجید	۳۳۰	الوسطیٰ
۲۶۳	عارف خان عالم یار	یار محمد	۲۵۲	الادنیٰ
۲۶۵	عبدالصبور	غلام احمد	۲۹۳	〃
۲۶۶	عبدالقہار	محمد زمان	۲۹۵	〃
۲۷۰	فضل غنی	احمد جی	۳۴۷	الوسطیٰ
۲۷۳	عزیز الرحمٰن	عبداللہ	۲۷۶	الادنیٰ

اشاعت القرآن حضرو

۲۷۵	عبدالخالق	عبدالصمد	۳۱۲	الوسطیٰ
۲۷۶	محمد فاروق	محمد معروف	۲۷۲	الادنیٰ
۲۷۷	محمد عبداللہ	محمد جہانگیر	۲۸۷	〃
۲۸۰	عبدالعزیز	محمد سعید	۲۴۴	〃
۲۸۲	محمد زبیر	عبدالرب	۳۲۷	الوسطیٰ
۲۸۳	عبدالستار	محمد یعقوب	۲۸۳	الادنیٰ
۲۸۴	حبیب الرحمٰن	محمد علی	۲۹۷	〃
۲۸۵	عمر حیات	سونا خان	۳۴۹	الوسطیٰ
۲۸۷	محمد فریدین	عبدالمجید	۲۹۸	ضمنی ترمذی
۲۸۸	محمد حنیف	محمد اسماعیل	۲۶۶	الادنیٰ

معراج العلوم بنوں

۲۸۹	اول خان	عبداکبر خان	۳۱۵	الوسطیٰ
۲۹۰	عبدالرحیم	عبدالحکیم	۲۸۵	الادنیٰ
۲۹۱	امام یوسف	شاہ یوسف	۲۷۲	〃
۲۹۲	احمد خان	قلندر خان	۲۴۷	〃
۲۹۳	محمد راجن شاہ	امیر جہان شاہ	۳۲۱	الوسطیٰ

۲۹۴	محمد رحمٰن	مولوی گل رحمٰن	۳۱۲	الوسطیٰ
۲۹۵	محمد نواز	میر گبوت	۲۹۲	الادنیٰ
۲۹۶	میر ولی شاہ	زرگل شاہ	۳۰۰	الوسطیٰ
۲۹۷	عبیداللہ	محمد نواز	۳۰۳	〃
۲۹۸	سید محمد شاہ	سینک	۲۴۰	ضمنی بخاری
۲۹۹	اصل محمد	نیاز گل	۳۲۲	الوسطیٰ
۳۰۰	سعداللہ	محمود	۲۹۴	الادنیٰ

مظاہر العلوم تاجی خیل

۳۰۳	جمعہ خان	سلطان	۲۷۶	ضمنی ترمذی
۳۰۴	امیر علی خان	کابل خان	۳۵۱	الوسطیٰ
۳۰۵	قطب خان	سید اعظم خان	۲۵۹	ضمنی ترمذی
۳۰۶	عیدہ بادشاہ	خان زمان	۳۱۳	الوسطیٰ
۳۰۷	شاہ زرخان	محمد خان	۳۵۴	〃
۳۰۸	احمدین	سدے خان	۲۹۶	الادنیٰ

جامعہ علوم اسلامیہ کراچی ۵

۳۱۵	فیض الرحمٰن	عبداللہ جان	۳۵۳	الوسطیٰ
۳۱۶	محمد سرور	محمد شفیع	۳۸۳	العلیا
۳۱۷	سید محمد جمیل	سید محمد گل	۳۲۵	الوسطیٰ
۳۱۸	عبدالقیوم	مولانا عبدالخالق	۳۷۱	العلیا
۳۱۹	محمد اکرم سلیم	مولانا اشمروز	۳۵۲	الوسطیٰ
۳۲۰	محمد مقدس	عبدالرحیم مقدس	۳۲۷	〃
۳۲۱	حقیق الرحمٰن	مولانا بخت جمال	۳۱۵	〃
۳۲۲	محمد ادریس رحیمی	مولانا محمد یونس	۳۵۴	〃
۳۲۳	محمد رحیم	حاجی ولی محمد	۲۸۸	الادنیٰ
۳۲۴	سعید احمد سعید	مولانا محمد یوسف	۲۲۴	〃
۳۲۵	نوراللہ	گل رحمان	۳۱۸	الوسطیٰ
۳۲۶	امین الحق	مولانا صالح محمد	۳۱۶	〃
۳۲۷	حافظ سردار احمد	محمد یعقوب	۳۵۰	الوسطیٰ
۳۲۸	فتح محمد	شاہ محمد	۳۴۰	〃
۳۲۹	الطاف حسین شاہ	نور علی شاہ	۳۷۷	العلیا
۳۳۰	فخر الحسن	مولوی محمود الحسن	۳۵۵	الوسطیٰ
۳۳۱	تاج اللہ	مولوی احمد نبی	۳۴۸	〃
۳۳۲	سید احمد	امیر اصغر	۳۱۲	〃
۳۳۳	محمد عثمان	عبدالشکور	۳۳۴	〃
۳۳۴	عبدالمتین	عبدالسلام	۳۸۶	العلیا
۳۳۵	محمد حنیف	واحد بخش	۳۶۸	〃
۳۳۶	محمد اختر	چندرو خان	۲۹۸	الادنیٰ
۳۳۷	عبدالودود	عبدالصادق	۳۳۸	الوسطیٰ
۳۳۸	محمد عمر قریشی	مولانا دوست محمد	۳۹۸	العلیا
۳۳۹	محمد اسرائیل	مولوی محمد اسمٰعیل	۳۳۷	الوسطیٰ
۳۴۰	برہان الدین	امر الدین	۳۱۲	〃
۳۴۱	عبدالرحمٰن	مفتی محمد صدیق	۳۹۸	العلیا
۳۴۲	فداء الرحمٰن	الٰہی بخش	۳۴۱	الوسطیٰ
۳۴۳	حبیب اللہ	قربان محمد	۳۹۳	العلیا
۳۴۴	محمد مسلم	عبدالمنان	۳۱۸	الوسطیٰ
۳۴۵	نذیر الاسلام	امداد میاں	۳۷۶	العلیا
۳۴۶	محمد امین	احمد	۳۵۰	الوسطیٰ
۳۴۸	عبدالحفیظ	محمد عمر	۳۴۶	〃
۳۴۹	عبدالوہاب	عبدالشریف	۳۲۷	〃
۳۵۰	نعمت اللہ	مولانا صاحب اللہ	۳۴۸	〃
۳۵۱	آدم بابا	کانشو	۳۷۵	العلیا
۳۵۲	محمد نبی	غوث محمد	۳۵۳	الوسطیٰ
۳۵۳	حامد نبی	شیخ ملکاتن	۳۲۹	〃
۳۵۴	حج محمد	محمد اسمٰعیل	۳۳۸	〃
۳۵۵	محمد شبیر	الحاج میر النبی	۲۷۶	الادنیٰ
۳۵۶	عبدالجبار	حج محمد	۳۱۰	الوسطیٰ
۳۵۷	محمد اسلم	امیر زمان	۳۵۲	〃
۳۵۸	اعجاز احمد	احمد بخش	۴۰۸	العلیا

۳۵۹	خلیل اللہ	سید نبی	۳۷۶	العلیا
۳۶۰	عبدالمجید	عبدالعزیز	۳۵۵	الوسطیٰ
۳۶۱	محمد رضا	محمد مقتدی	۴۰۵	العلیا
۳۶۲	فخرالدین	شبیر خان	۳۸۷	〃
۳۶۳	مشک عالم	امیر قلم	۳۲۰	الوسطیٰ
۳۶۴	امیر احمد	حاجی عظمت	۳۶۹	العلیا
۳۶۵	محمد موسیٰ	محمد یوسف	۳۴۳	الوسطیٰ
۳۶۶	محمد ایوب	امیر داد	۳۳۳	〃
۳۶۷	مطیع اللہ	سونا خان	۳۶۴	العلیا
۳۶۸	عبدالوہاب	عبدالمناف	۲۶۱	الادنیٰ
۳۶۹	محمد طیب	مولانا نذیر احمد	۴۵۰	العلیا سوم
۳۷۰	نور کمال	دولت خان	۳۴۵	الوسطیٰ
۳۷۱	عبدالرؤف	گل حبیب	۴۰۷	العلیا
۳۷۲	محمد فاروق	حاجی بدرالدین	۳۶۳	〃
۳۷۳	محمد صلاح	عبداللہ	۳۶۸	〃
۳۷۴	حسین احمد	محمد اسحاق	۳۱۲	الوسطیٰ
۳۷۵	محمد اسماعیل	عید محمد	۳۱۲	〃
۳۷۶	حبیب اللہ	محمد قاسم	۳۷۱	العلیا
۳۷۷	غلام حیدر	محمد کریم	۳۶۱	〃
۳۷۸	قاضی ظہورالدین	محمد نذیر	۳۸۱	〃
۳۷۹	عبداللہ نبوی	عبدالستار	۳۳۷	الوسطیٰ
۳۸۰	محمد مراد	لشکر خان	۳۱۳	〃
۳۸۱	محمد عبدالرحمٰن	محمد سلیمان	۳۶۰	العلیا
۳۸۲	محمد امداد اللہ	مفتی محمد عثمان	۳۳۸	الوسطیٰ
۳۸۳	شاہ محمد	ولی محمد	۳۴۷	〃
۳۸۴	عبدالمتین	ملک رب نواز	۳۱۶	〃
۳۸۵	نظام الحق	تحسین الدین	۲۲۵	ضمنی ترمذی
۳۸۶	فضل الرحمٰن	خداداد	۳۳۳	الوسطیٰ
۳۸۷	انیس الرحمٰن	شفیق الرحمٰن	۲۵۰	الادنیٰ
۳۸۸	یوسف عبدالرحمٰن	عبدالرحمٰن	۳۴۹	الوسطیٰ
۳۸۹	محمد افضل	رحمت اللہ	۳۶۱	العلیا
۳۹۰	محمد شاہ	محمد یونس	۳۶۴	العلیا
۳۹۱	عبدالکبیر	سراج الدین	۳۹۱	〃
۳۹۲	انیس احمد	محمد دین	۳۵۳	ضمنی ترمذی
۳۹۳	حسین احمد	عبدالحق	۳۱۳	الوسطیٰ
۳۹۴	ورش لبشریٰ الکریم	دادرع	۲۸۲	ضمنی ترمذی
۳۹۵	عبدالسمیع	زردول	۲۷۰	الادنیٰ
۳۹۶	محمد ابراہیم	مولانا محمد	۳۶۶	العلیا
۳۹۷	امین اللہ	عبدالرحمٰن	۳۱۱	الوسطیٰ
۳۹۸	حبیب اللہ	سید عالم	۲۸۵	الادنیٰ
۳۹۹	ذوالفقار احمد	نیاز احمد	۳۰۴	الوسطیٰ
۴۰۰	نور اشرف	مولوی عبدالغنی	۳۶۶	العلیا
۴۰۱	انور شاہ	اولیٰ میاں	۲۹۱	الادنیٰ
۴۰۲	محمد جلیل	مفتی ابوالفضل	۳۵۵	الوسطیٰ
۴۰۳	محمد ادریس	آدم نبی	۲۵۲	ضمنی بخاری
۴۰۵	محمد واجد علی	فاروق علی	۳۱۰	الوسطیٰ

جامعہ دارالفیوض کندکوٹ

۴۰۸	دین محمد	محمد رمضان	۲۴۹	الادنیٰ

مظہر العلوم کراتشی

۴۱۱	سعیدالرحمٰن	خلیل الرحمٰن	۲۹۴	الادنیٰ
۴۱۲	محمد ایاز	عزیزالرحمٰن	۲۸۸	ضمنی بخاری
۴۱۵	غلام محمد	عبدالرحمٰن	۲۵۸	〃
۴۱۶	سید امین	عبدالمجید	۲۶۸	الادنیٰ
۴۱۸	محمد شریف	محمد	۳۰۵	الوسطیٰ

ارشاد العلوم خیرپور

۴۱۹	محمد ادریس	محمد قاسم	۳۷۱	العلیا

۴۲۰	عبدالعزیز	علی شبیر	۲۵۷	ضمنی بخاری

شمس الہدیٰ کولاب جیل

۴۲۱	عطاء اللہ	عبداللہ خان	۳۵۵	الوسطیٰ
۴۲۲	عبداللہ	محمد سونل	۲۷۶	الادنیٰ

جامعہ فاروقیہ کراتشی ۲۵

۴۲۳	ضیاء الدین	شیر گوڑی خان	۲۸۳	الادنیٰ
۴۲۴	سرفراز احمد	نیاز احمد	۲۶۴	〃 (ضمنی)
۴۲۶	نور الٰہی	محمد صادق	۳۶۴	العلیا
۴۲۷	محمد یٰسین	میاں ولی محمد	۳۶۸	〃
۴۲۸	درویش	شیر محمد	۳۱۴	الوسطیٰ
۴۲۹	محمد اکبر	پیر محمد	۳۱۹	〃
۴۳۰	مرغوب حسین	یعقوب اسمٰعیل	۳۲۵	〃
۴۳۱	محمد اسلم	محمد منیر	۳۰۴	〃
۴۳۲	عبدالخالق	عبدالمنان	۳۰۴	〃
۴۳۳	عبدالصمد	پیر محمد	۳۰۶	〃
۴۳۴	عبدالرحیم	محمد امید	۳۷۸	العلیا
۴۳۵	حیدر علی	ابراہیم دھورات	۳۸۵	〃
۴۳۷	سید احمد	سید محمود	۳۲۹	الوسطیٰ
۴۳۸	کریم گل	مصبر صاحب	۳۵۹	〃
۴۳۹	سرفراز	حضرت زمان	۳۴۴	〃
۴۴۰	عنایت اللہ	رحمٰن اللہ	۴۱۱	العلیا
۴۴۱	عمر صادق	صاحب شاہ	۳۵۹	الوسطیٰ
۴۴۲	محمد اسلام	غلام محمد	۳۲۰	〃
۴۴۳	فتح محمد	آخرداد	۲۲۵	〃
۴۴۴	عبدالصمد	محمد امین	۲۸۲	الادنیٰ
۴۴۵	عبدالعزیز	محمد کالو	۲۵۴	〃
۴۴۶	سید عالم	قادر حسین	۳۲۴	الوسطیٰ
۴۴۷	عبدالرشید	محمد ابراہیم	۳۰۶	الوسطیٰ
۴۴۸	محمد بشیر	عنایت اللہ	۲۸۳	الادنیٰ
۴۴۹	عبدالرشید	عبداللہ	۳۴۴	الوسطیٰ
۴۵۰	عبدالقدوس	کمال الدین	۳۳۵	〃
۴۵۱	عبدالجبار	اللہ داد	۲۶۳	الادنیٰ
۴۵۲	محمد طیب	فیض احمد	۳۴۳	الوسطیٰ
۴۵۳	عبدالرحمان جامی	مشتاق احمد	۳۱۴	〃
۴۵۴	غلام سرور	بشیر احمد	۳۲۰	〃
۴۵۵	محبوب احمد	نور احمد	۳۴۹	〃
۴۵۶	گل رحمت	خلیل الرحمان	۳۵۷	〃
۴۵۷	محمد یوسف	دینار بیگ	۳۳۱	〃
۴۵۸	غلام نبی	محمد اسمٰعیل	۳۸۷	العلیا
۴۵۹	حبیب الرحمان	عبدالقیوم	۳۷۴	〃
۴۶۰	محمد عبداللہ	عبدالرحمان	۳۱۴	الوسطیٰ

مفتاح العلوم حیدرآباد

۴۶۱	انیس المصطفیٰ	محمد علی	۳۱۷	الوسطیٰ
۴۶۲	بشیر احمد	بشیر احمد	۲۸۲	الادنیٰ
۴۶۳	محمد یونس	حبیب اللہ	۲۸۰	〃
۴۶۴	عبدالمتین قریشی	عبدالشکور	۲۵۳	〃
۴۶۵	عبدالغفور	حافظ شیر محمد	۲۶۳	〃
۴۶۶	محمد عباس	محمد سومار	۲۵۸	〃
۴۶۷	محمد جمیل	محمد داؤد	۳۴۴	الوسطیٰ
۴۶۸	سیف الرحمان	غلام رسول	۳۰۳	〃

جامعہ خیرالمدارس ملتان

۴۶۹	کریم بخش	محمد بخش	۳۷۴	العلیا
۴۷۰	غلام اللہ خان	اسلام الدین	۳۷۶	〃
۴۷۱	عبدالرحمان ثاقب	خدا بخش	۳۲۳	الوسطیٰ
۴۷۲	محمد اسماعیل	محمد ابراہیم	۳۸۶	العلیا
۴۷۳	عبدالباقی	حاجی نبی بخش	۳۴۹	الوسطیٰ

۴۷۴	غلام مرتضیٰ	عبدالقادر	۲۳۴	الوسطیٰ
۴۷۵	قاری عبداللطیف	غلام محمد	۲۵۴	الادنیٰ
۴۷۶	محمد اشرف	علی محمد	۳۵۷	الوسطیٰ
۴۷۷	عبدالقیوم	غلام نبی	۳۱۸	"
۴۷۸	حافظ نذیر احمد	امام بخش	۲۴۹	الادنیٰ
۴۷۹	گلزار احمد	حسن بخش	۳۰۷	الوسطیٰ
۴۸۰	حافظ محمد اقبال	محمد شفیع	۳۴۷	"
۴۸۱	مقبول احمد	ولی محمد	۳۱۲	"
۴۸۲	محمد افضل	عبدالحفیظ	۳۲۳	"
۴۸۳	ضیاء الحسن	سید احمد	۲۷۵	ضمنی بخاری
۴۸۴	رشید احمد	میاں ذونہ	۳۲۱	الوسطیٰ
۴۸۵	عبدالرحمٰن	نور محمد	۳۴۲	"
۴۸۶	غلام مصطفیٰ	احمد بخش	۳۲۰	"
۴۸۷	نذیر احمد	اللہ وسایا	۲۷۵	الادنیٰ
۴۸۸	کریم بخش	گل محمد	۲۶۵	ضمنی ترمذی
۴۸۹	عتیق الرحمان	الٰہی بخش	۳۴۸	الوسطیٰ
۴۹۰	اللہ دتہ	اللہ بخش	۲۹۶	الادنیٰ
۴۹۱	محمد ابراہیم	محمد الدین	۲۵۲	"
۴۹۲	سید خالد فاروق احمد شاہ	وارث محمد شاہ	۲۹۴	"
۴۹۳	معین احمد	غلام ربانی	۲۹۱	"
۴۹۴	محمد سلیمان	نور محمد	۲۷۷	"
۴۹۶	حبیب اللہ	مفتی عبدالستار	۲۷۳	"
۴۹۷	اللہ بخش	فضل دین	۳۱۳	الوسطیٰ
۴۹۸	احمد یار	حاجی دریام	۳۰۳	"
۴۹۹	مقصود احمد	خوشی محمد	۳۰۲	"
۵۰۳	محمد حنیف	نیک محمد	۲۹۲	الادنیٰ (ضمنی)

باب العلوم کہروڑپکا

۵۰۴	محمد امیر	محمد سلیمان	۲۹۶	الادنیٰ
۵۰۵	رفیع الدین	محی الدین	۲۷۲	ضمنی ترمذی

۵۰۶	افتخار احمد	مختار احمد	۳۰۲	الوسطیٰ
۵۰۷	عبدالغفور	محمد اسمٰعیل	۲۸۶	ضمنی بخاری
۵۰۸	عبدالقادر	مقبول حسین شاہ	۲۹۷	الادنیٰ
۵۰۹	الٰہی بخش	سلطان محمود	۲۵۱	"
۵۱۰	بشیر احمد	خدا بخش	۲۴۵	"
۵۱۱	امداد اللہ	دوست محمد	۳۰۹	الوسطیٰ

نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

۵۱۴	محمد صدیق	محمد حسن	۳۹۳	الادنیٰ
۵۱۵	الطاف الدین	عبدالغنی	۲۵۱	ضمنی ترمذی
۵۱۷	عبدالرؤف	امیر افضل	۲۷۱	"
۵۱۸	حبیب الرحمان	عبدالغفور	۲۶۶	(ترمذی)
۵۲۰	عبدالعزیز	سردار اللہ	۳۵۸	الوسطیٰ
۵۲۱	ذوالفقار علی	رحمت علی	۲۴۰	ضمنی بخاری
۵۲۲	حافظ سلطان احمد	محمد سرفراز	۲۹۲	الادنیٰ
۵۲۳	محمود الحسن شاہ	چراغ حسین شاہ	۳۰۵	الوسطیٰ
۵۲۴	محمد اسلم	غلام حسین	۳۶۸	العلیا
۵۲۵	حافظ منصور احمد	فیروز الدین	۲۸۳	الادنیٰ
۵۲۶	راشد لطیف	قاضی عبداللطیف	۲۶۷	ضمنی بخاری

جامعہ قاسم العلوم ملتان

۵۲۹	خلیل احمد	محمد عبداللہ	۳۳۹	الوسطیٰ
۵۳۰	کریم بخش	حاجی احمد	۳۵۷	"
۵۳۱	قاری صلاح الدین	برہان الدین	۴۵۷	العلیا دوم
۵۳۲	مصباح الدین	برہان الدین	۴۳۸	"
۵۳۳	عبدالکریم	عبدالخالق	۳۱۵	الوسطیٰ
۵۳۴	اشفاق الرحمٰن	غلام قادر	۲۹۳	ضمنی ترمذی
۵۳۵	اللہ بخش	قادر بخش	۳۱۸	الوسطیٰ
۵۳۶	عزیز احمد	عبدالرزاق	۳۱۶	"

۵۳۷	سعید احمد	عبدالرشید	۳۱۶	الوسطیٰ
۵۳۸	اللہ وسایا	غلام محمد	۳۰۲	"
۵۳۹	منیر احمد	حاجی محمد	۳۱۳	"
۵۴۰	عبدالحق	سعدی خاں	۴۱۲	العلیا
۵۴۱	عبدالمالک	احمد جان	۳۷۹	"
۵۴۲	معین الدین	محمد امین جان	۴۰۵	"
۵۴۴	محفوظ احمد	رحیم بخش	۳۱۹	الوسطیٰ
۵۴۶	میر محمد مری	الحاج موسیٰ	۳۰۰	الوسطیٰ ضمنی
۵۴۸	خیر اللہ	عزت خان	۳۱۸	" "

جامعہ قاسمیہ شرف الاسلام چوک منڈا

۵۴۹	غلام رسول	غلام حیدر	۳۲۹	الوسطیٰ
۵۵۰	عبیداللہ	غلام فرید	۳۰۵	"
۵۵۱	محمد عطاء اللہ	صادق حسن شاہ	۲۷۵	الادنیٰ
۵۵۲	محمد سلیم	اللہ بخش	۳۵۱	الوسطیٰ
۵۵۳	بشیر احمد	محمد حسین	۳۱۲	"
۵۵۴	غلام حسین	کریم بخش	۳۲۱	"
۵۵۵	محمد اسمٰعیل	محمد امین	۳۲۱	"

مظاہر العلوم کوٹ ادو

۵۵۶	خدا بخش	اللہ ڈیوایا	۳۲۲	الوسطیٰ
۵۵۷	عبدالعزیز	کریم بخش	۳۴۹	"
۵۵۹	محمد بخش	غلام حسین	۳۴۳	"

دارالعلوم کبیر والا

۵۶۱	عطاء اللہ	اللہ وسایا	۳۴۸	الوسطیٰ
۵۶۲	سیف الرحمان	محمد رمضان	۳۴۳	"
۵۶۳	بشیر احمد	عبدالمجید	۳۶۱	العلیا

۵۶۴	افتخار الحق	مولانا منظور الحق	۳۷۹	العلیا
۵۶۵	محمد عبداللہ	اللہ بخش	۲۷۹	الادنیٰ
۵۶۶	محمود خالد	محمد اسمٰعیل	۳۲۰	الوسطیٰ
۵۶۷	عبدالمجید	غلام رسول	۳۰۷	"
۵۶۸	ریاض احمد	عبدالکریم	۲۹۲	الادنیٰ
۵۶۹	محمد انور	مسعود احمد	۲۹۴	"
۵۷۰	مصطفیٰ زیتونی	عیسیٰ	۳۲۴	الوسطیٰ
۵۷۱	بلال احمد	محمد اسمٰعیل	۳۰۸	"
۵۷۲	شبیر احمد	قادر بخش	۳۱۳	"
۵۷۳	خادم حسین	محمد فاضل	۲۸۷	الادنیٰ
۵۷۴	محمد یٰسین	محمد شفیع	۳۰۲	ضمنی بخاری
۵۷۵	خالد اختر	عبدالوہاب	۲۶۸	"
۵۷۸	سیف الرحمان	غلام حسین	۲۸۸	الادنیٰ ضمنی
۵۷۹	عبدالستار	غلام قادر	۳۳۵	الوسطیٰ

جامعہ رشیدیہ ساہی وال

۵۸۰	محمد یونس	محمد صابر	۴۱۲	العلیا
۵۸۱	محمد عثمان	نظر الرحمٰن	۳۴۲	الوسطیٰ
۵۸۲	شبیر احمد	حاجی عمراد خاں	۲۹۶	الادنیٰ
۵۸۳	سعید الرحمان	عبدالرحیم	۳۳۹	الوسطیٰ
۵۸۴	امان اللہ	احسان احمد	۳۶۵	العلیا
۵۸۵	مختار احمد	غلام محمد	۲۶۳	الادنیٰ
۵۸۸	محمد شفیع	نور محمد	۲۹۷	"
۵۸۹	ظہور احمد	غلام محمد	۲۵۷	ضمنی ترمذی

دارالعلوم ربانیہ بستی ریاض المسلمین

۵۹۳	محمد رمضان	محمد سلیمان	۳۱۲	الوسطیٰ
۵۹۴	شیر محمد	غلام حیدر	۲۹۳	الادنیٰ
۵۹۵	محمد اختر	غلام رسول	۲۸۷	"

۵۹۶	عبد الغفار	محمد اقبال	۳۱۰	الوسطی
۵۹۷	عبد الرحمان	مولانا ھاشم	۲۹۶	الادنی ضمنی

جامعہ علوم شرعیہ راولپنڈی

۵۹۸	خوشحال	عالم گل	۲۹۵	الادنی
۵۹۹	محمد ادریس	حکمداد	۳۵۳	الوسطی
۶۰۱	غلام اللہ خان	حاضر خان	۳۱۲	″
۶۰۲	عبد الوحید	شیر زمان	۳۲۴	″
۶۰۵	سید سلیمان شاہ	سید عمر شاہ	۲۵۸	ضمنی ترمذی
۶۰۷	احمد سعید	مولانا عبد المتین	۳۲۳	″
۶۰۸	محمد عرفان	محمد زمان	۳۳۱	″

دار العلوم رحیمیہ ہزارہ

۶۱۱	محمد شعیب	عبد الرحیم	۲۷۳	الادنی
۶۱۲	عبد الرحمان	محمد اشرف	۲۸۴	″

دار العلوم تعلیم القرآن پلندری آزاد کشمیر

۶۱۳	محمد ابراہیم	محمد عزیز	۳۷۴	العلیا
۶۱۴	سعید یوسف خان	محمد یوسف خان	۳۵۴	الوسطی
۶۱۵	ذاکر حسین	ولایت علی	۲۹۰	الادنی

احمد المدارس سکندر پور ہزارہ

۶۱۸	سعید الرحمان	فقیر اللہ	۲۴۹	ضمنی بخاری
۶۲۰	عبد الحکیم	احمد گل	۲۴۱	الادنی
۶۲۱	محمد یوسف	غلام علی	۲۶۵	″
۶۲۲	گل رحمان	میر عبد اللہ	۲۵۰	″
۶۲۳	محمد سعید	غلام ربانی	۳۳۹	الوسطی

جامعہ اشرفیہ لاہور

۶۲۴	لیاقت علی	محمد یسین	۳۶۸	العلیا
۶۲۵	محمود احمد	غلام جان	۳۲۶	الوسطی
۶۲۶	حبیب احمد	محمد اسحاق	۳۶۰	العلیا
۶۲۷	محمد ھاشم	غلام محی الدین	۳۵۸	الوسطی
۶۲۸	محمد نجیب	اصغر علی	۳۳۴	″
۶۲۹	محمد زاہد	محمد حبیب اللہ	۳۰۷	ضمنی بخاری
۶۳۰	عبد الرشید	سردار خاں	۲۵۶	الادنی
۶۳۲	محمد اسلم	غلام رسول	۲۴۹	ضمنی بخاری
۶۳۳	ظہور الحق	محمد اسحاق	۲۶۳	″
۶۳۴	احسان الحق	غلام ربانی	۲۹۳	″
۶۳۵	امان اللہ	محمد سعید	۳۲۱	الوسطی
۶۳۶	محمد یوسف	محمد کریم	۳۷۷	العلیا
۶۳۷	عبد الصمد	شیر محمد	۳۶۷	″
۶۳۸	عبد الوہاب	مولوی امیر شاہ	۳۵۳	الوسطی
۶۳۹	عتیق الرحمن	نور کمال	۳۵۵	″
۶۴۰	محمد صادق الامین	رحیم بخش	۳۰۱	″
۶۴۲	حبیب اللہ	غلام حسن	۲۸۸	ضمنی ترمذی
۶۴۳	رحیم بخش	محمد نواز	۲۴۹	″
۶۴۴	رکن الدین	نور بخش	۲۷۷	الادنی
۶۴۵	زاہد الرحمان	پیر شاہ محمد	۳۲۱	الوسطی
۶۴۶	محمد اشرف	فیض محمد	۲۷۵	الادنی
۶۴۷	عبد الجبار	علی محمد	۳۵۰	الوسطی
۶۴۸	مہر علی	زین العابدین	۳۲۱	″
۶۴۹	ظہور احمد	اللہ دتہ	۳۲۴	″
۶۵۰	محمد ودود	عبد المجید	۳۲۹	″
۶۵۱	محمد رفیق	محمد مسکین	۲۷۳	الادنی
۶۵۲	ہارون الرشید	محمد ایوب	۳۵۴	الوسطی
۶۵۳	محمد شبیر	خان محمد	۳۸۰	العلیا

۶۵۴	محمد رفیق	محمد صدیق	۳۰۷	الوسطی
۶۵۵	محمد اشرف	عبد الرحمان	۳۰۳	ترمذی ضمنی
۶۵۶	نور الہٰی	احمد	۳۴۰	″
۶۵۷	جمشید خان	حمید اللہ	۳۶۳	العلیا
۶۵۸	محمد یاسین	شاہ بہرام	۳۶۵	″
۶۵۹	فضل ہادی	فضل ربی	۲۵۷	الادنی
۶۶۰	محمد سعید	علیم الدین	۲۶۱	ضمنی بخاری
۶۶۱	محمد اصغر	نور احمد	۳۳۷	الوسطی
۶۶۳	محمد افضل	محمد ایوب	۳۱۱	″
۶۶۶	عبد الماجد	شبیر احمد	۳۶۱	العلیا
۶۶۷	عتیق الرحمان	حبیب الرحمان	۲۸۴	الادنی
۶۶۸	عبد الخالق	بشیر احمد	۳۴۵	الوسطی
۶۶۹	فضل وحید	عبد الودود	۲۴۳	الادنی
۶۷۰	عبد المنان	غلام مصطفیٰ	۳۰۴	الوسطی
۶۷۱	اللہ بخش	محمد حسین	۳۲۸	″
۶۷۲	نور احمد	نور محمد	۲۹۴	الادنی
۶۷۳	عبد الظاہر	خان گل	۳۶۳	العلیا
۶۷۴	محمد ارشاد	عبد المجید	۳۱۸	الوسطی
۶۷۵	محمد عمر فاروق	محمد بخش	۳۲۳	″
۶۷۶	دین محمد	موج خان	۳۵۲	″
۶۷۷	محمد امجد	محمد حنیف	۴۱۳	العلیا
۶۷۸	محمد عثمان	کلے خاں	۲۵۸	الادنی
۶۷۹	احمد الدین	علی محمد	۲۷۴	″
۶۸۰	عبد الرشید	عبد الرحمان	۳۲۵	الوسطی
۶۸۱	محمد سردار	غلام رسول	۳۱۹	″
۶۸۲	عبد القدوس	فیض احمد	۳۰۸	″
۶۸۳	محمد رفیق	محمد اللہ رکھا	۳۳۳	″
۶۸۴	محمد معراج	توضیح حسن	۲۶۹	ضمنی بخاری
۶۸۵	محمد ریاض	محمد الیاس	۳۵۳	الوسطی
۶۸۶	محمد نصر اللہ	بشیر احمد	۳۲۹	″
۶۸۷	محمد اسحاق	عالم شیر	۳۱۰	″

۶۸۸	عبید اللہ	محمد بخش	۲۷۵	الادنی
۶۸۹	محمد حنیف	فیروز دین	۲۹۵	″
۶۹۱	عبد الشکور	عبد الکریم	۳۰۷	الوسطی
۶۹۲	احسان الحق	حکیم علی شیر	۳۱۲	″
۶۹۴	عبد الرحیم	محمد شاہ	۴۶۴	العلیا الاول
۶۹۵	غلام اللہ	رحمت اللہ	۳۰۹	الوسطی
۶۹۶	مطیع الرحمان	حبیب الرحمان	۲۸۵	الادنی
۶۹۷	محمد انور	محمد یوسف	۲۹۸	″
۷۰۰	محمد رمضان	محمد بخش	۲۸۵	″

جامعہ مدنیہ لاہور

۷۰۲	نور الاسلام	غلام رحمٰن	۳۲۴	الوسطی
۷۰۴	محمد انور	غلام صابر	۳۴۷	″
۷۰۷	نور الحق	عبد الغنی	۲۹۷	الادنی
۷۰۸	محمد یعقوب	بوٹے خاں	۲۴۷	ضمنی ترمذی
۷۰۹	غلام مصطفےٰ	سراج الدین	۲۵۸	ضمنی بخاری
۷۱۰	محمد اکرم	خوشی محمد	۲۹۳	الادنی
۷۱۴	نسیم الرحمٰن	معز الدین	۲۶۳	بخاری ضمنی

قاسم العلوم فقیر والی

۷۱۵	نصیر احمد	حاجی شیر محمد	۳۷۱	العلیا

خیر المدارس ملتان

۷۲۷	عبد الحق	محمد بخش	۳۰۹	الوسطی

دار العلوم فیصل آباد

۷۲۴	عطاء الرحمٰن	منظور حسین	۳۲۷	الوسطی

روز افزوں مہنگائی کے سبب

ہدیے میں صرف ۵۰ پیسے کا اضافہ !!

۲۲ ستمبر سے

سالانہ	-/۱۰۰ روپے	ششماہی	-/۵۰ روپے
سہ ماہی	-/۲۵ روپے	ماہانہ	-/۱۰ روپے

- جو حضرات یکم اکتوبر سے پہلے سالانہ خریدار بن جائیں گے ان کے لئے -/۳۵ روپے کا حضرت شیخ الحدیث نمبر مفت ہو گا۔
- پرانے سالانہ خریدار حضرات بلا استثنیٰ ۲۵ / اکتوبر تک -/۳۵ روپے مزید ارسال فرمائیں اور اپنی خریداری کو باقاعدہ کروا کر اس رعایت سے فائدہ اٹھائیں۔

مکاتیب نمبر

کے لئے جن حضرات نے رقوم ارسال کیں تھیں، ان کو سیرت پر اشاعت خاص بھجوائی جا چکی ہے۔ جن حضرات کو ابھی تک سیرت پاک پر اشاعت خاص نہ ملی ہو وہ جلد دفتر سے رابطہ قائم فرمائیں۔ مکاتیب نمبر سنسر اٹھنے کے بعد شائع کیا جائے گا۔

(ناظم)